بسم اللہ الرحمن الرحیم
والعصر ۝ ان الانسان لفی خسر ۝

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

مدیر مسئول

مفتی غلام الرحمن

العصر

ماہنامہ

جامعہ عثمانیہ

نوتھیہ روڈ ۞ پشاور

عثمانیہ پشاور کا ترجمان

ماہنامہ العصر پشاور

جلد نمبر ۲ — شمارہ نمبر 10

ادارت | سرپرست: شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ
پی ایچ ڈی مدینہ منورہ

مسئول: مفتی غلام الرحمٰن ۔ نائب مدیر: مولانا ذاکر حسن نعمانی

اکتوبر 1996ء / جمادی الاولیٰ ۱۴۱۷ھ

اس شمارے میں

افغانستان میں طالبان کی کامیابی (اداریہ)		2
سورۃ فاتحہ	مفتی غلام الرحمان	6
اسوہ حسنہ حیاء کا مقام	مولانا اکرام اللہ جان	11
سودی معیشت	مفتی ذاکر حسن	13
دار الافتاء	مفتی غلام الرحمان	19
العصر کے نام	اختر علی شاہ	25
شرکت کی حقیقت اور اس کا دائرہ کار	مفتی غلام الرحمان	32
اخبار جامعہ	مولانا حسین احمد	48

بدل اشتراک

فی پرچہ: ۵ روپے

سالانہ اندرون ملک: ۶۰ روپے

بیرون ملک: ۱۰ ڈالر

رابطہ

فون نمبر: ۲۷۳۵۱۱-۰۵۱

خط و کتابت

ماہنامہ العصر پوسٹ بکس ۱۲۰۹
جامعہ عثمانیہ پشاور کینٹ پاکستان

ترسیل زر

ماہنامہ العصر اکاؤنٹ نمبر ۸۸۰۷
یونائیٹڈ بینک
سنہری مسجد روڈ پشاور صدر

پبلشر

مفتی غلام الرحمٰن

مقام اشاعت: جامعہ عثمانیہ
نزد کوہاٹ محسن خان تہکال روڈ پشاور صدر

وحدت پرنٹرز پشاور

صدائے عصر

مدیر مسئول

افغانستان میں "طالبان" کی کامیابی!!

ستمبر ۱۹۹۶ء کا آخری عشرہ افغانستان کی تاریخ میں وہ یاد گار ایام ہیں جن میں احیاء اسلام کی عظیم کوشش "طالبان" کی شکل میں کامیابی کی جھلک دکھانے لگیں "طالبان ملیشیا" نے مختصر وقت میں بغیر کسی بڑی خونریزی کے راتوں رات کابل پر قابض ہو کر اسلامی حکومت قائم کرنے کا اعلان کر دیا۔ ابتدائی مرحلہ میں چھ رکنی عبوری کونسل کے قیام کے نتیجہ میں "ملا محمد ربانی" کو اختیارات سونپے گئے۔ اخباری اطلاعات اور عینی شاہدوں کے بیان کے مطابق عوام خوشی کا اظہار کر رہے ہیں اور حالات تیزی سے بدل رہے ہیں "طالبان" کی وجہ سے امن و امان کے قیام اور اشیاء خوردو نوش کی قیمتوں میں کمی کے اثار محسوس ہونے لگے۔

"طالبان" کی کامیابی بلاشک و شبہ موجودہ دور کا محیرالقول اور ہنگامہ خیز کارنامہ ہے کسی سپر طاقت یا کسی بیروں ملک کے تعاون کے بغیر ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں کلاشکوف اٹھائے ہوئے بے یارومدگار محض اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر یقین کرنے والی جماعت کا ملک کے 2/3 حصے اور دارالخلافہ پر قبضہ کرنا اور چودہ سالہ گوریلا جنگ کے آزمودہ اور تجربہ کار کمانڈروں کو شکست دینا ناقابل فہم واقعہ ہے۔ اس نے کفر کی پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ روس کو یہ خطرہ لاحق ہے کہ کہیں "طالبان" اس سے افغانستان میں اس انسانیت سوز سلوک کے چودہ سالہ کھیل کے انتقام میں بخارا سمرقند کی طرف نہ بڑھیں۔

ہندو قوم کو محمود غزنوی اور احمد شاہ ابدالی کی مہیب شکلیں طالبان میں نظر آئیں۔ آئے دن ہندوستانی اخبارات یہ خدشہ ظاہر کر رہے ہیں کہ "طالبان" اپنی فاتحانہ یلغار کا رخ وسط ایشیا یا کشمیر کی جانب موڑ سکتے ہیں اور بابری مسجد کی جگہ مندر کی تعمیر ادھوری رہ کر کئی دوسرے مندروں کی جگہ مساجد اور مدارس بن سکتے ہیں۔

افغانی عوام اور جہاد افغانستان کے لئے اسلامی ممالک اور اسلامی قوتوں نے جو

...ہیں ان کو طالبان سے بڑی توقعات وابستہ ہیں وہ "طالبان" کو جہاد ...کے پندرہ لاکھ شہداء کے مقدس خون کا امین سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ "طالبان" ...یتیموں کا کفیل اور لاکھوں بیوؤں بے سہارا ماوؤں اور بہنوں کا وکیل سمجھتے ...خلافت راشدہ کے طرز پر پندرھویں صدی میں خالص اسلامی حکومت کا قیام ...اور درد دین رکھنے والے مسلمانوں کی دیرینہ خواہش ہے۔ "طالبان" کی ...کے لئے نصرت الٰہی اور تائید ربانی کی ایک شکل ہے۔

..."طالبان" افغان عوام اور پوری دینا کے مسلمانوں کی توقعات پر پورا اترنے ...پیش کریں گے۔ اس کے لئے "طالبان" پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن ...کرتے ہوئے وہ اپنے اہداف اور عزائم میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں ...کو اپنے پیش رو چودہ سال تک روس کے مقابلہ میں جہادی زعماء کی چار سالہ ...کے کردار کو مد نظر رکھنا چاہیئے کہ لاکھوں قربانیوں کے بعد اقتدار کیلئے باہمی ...چپقلش اور جنگ و جدال کا میدان گرم کرنے والوں کا انجام کیا ہوا؟ جنہوں نے ...کابل کے حصول اور "قصر گل خانہ" تک رسائی کے لئے کابل کے پر رونق ...بازاروں اور رہائشی آبادیوں کو مسمار کر کے مسلمان کے خون کو اتنا سستا کر دیا تھا جس ...کی نظیر کمیونسٹوں کے دور میں نہیں ملتی باہمی جنگ و جدال میں مشغول زعماء نے ...عوام کی فلاح و بہبود کو یکسر بھلا دیا تھا جس کے نتیجہ میں افغانستان کے گاؤں گاؤں اور ...قریہ قریہ میں ظلم و تشدد، لوٹ مار اور ظلم و ستم کا ایسا بازار گرم رکھا کہ کسی کی جان ...مال محفوظ نہ رہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان سے اقتدار چھین کر "طالبان" کے ...حوالے کیا اگر طالبان نے اس سے سبق نہیں سیکھا اور بے وفا تخت کابل پر مسند نشین ہو ...کر اپنی توجہات مقابل کو زیر کرنے یا خواہشات کی تکمیل پر مرکوز رکھیں تو وہ دن دور ...نہیں کہ ان کا حشر بھی معزول حکومت سے غیر ہو "**وان تتولو یستبدل قوما غیرکم ثم لایکونو امثالکم**"

...بہر حال افغان عوام نے "طالبان" کو خوش آمدید کہا، کیوں کہا؟ کیا یہ کہیں پاکستان ...کے پروردہ ہیں؟ کیا ان کے پیچھے امریکہ کا ہاتھ ہے؟ کیا یہ افغانستان کی تقسیم کے ...علمبردار ہیں؟ کیا یہ نجیب اور اس کے بھائی کو آریانا چوک میں پھانسی دیں گے؟ کیا یہ

ربانی ' سیاف ' احمد شاہ مسعود اور حکمت یار کو منظر عام سے ہٹائیں گے ؟ کبھی نہیں
ان کے لئے " طالبان " نے نہ تعلیمی زندگی قربان کی ہے ۔ اور نہ قیمتی جانوں کا نذرانہ
پیش کیا اور نہ مجاہدین نے ان باتوں کے لئے احزاب سے ترک تعلق کر کے ان
کی آواز پر لبیک کہا ہے ۔ بلکہ ان کا اہم ہدف صحیح اسلامی خلافت کا قیام اور اس کے
سائیہ میں جان و مال ' نسب ' عقیدہ اور عزت کے تحفظ کے لئے آفاقی نظام کی ترویج
ہے ' اس لئے " طالبان " کی اولین ذمہ داری ہے ۔ کہ کابل کے عوام کو مثالی امن و
امان دیدیں ۔ اس کے ساتھ افغانستان جو مدتوں سے گولہ و بارود کی زد میں ہے اور
ویران پڑا ہے ۔ تعمیر نو کا محتاج ہے ۔ اقتصادی مشکلات اور لوگوں کی بھوک و افلاس
کی حالت کو سدھارنا وقت کی اہم ضرورت ہے ۔ افغانستان کی مذہبی حالت اور خودمختار
حیثیت اسلامی حکومت کے قیام کے لئے موزون قطعہ ہے ۔ اس میں تجرباتی بنیاد پر جو
کام کیا جا سکتا ہے اس سے یورپی دنیا کو سرمایہ داری اور نام نہاد جمہوری نظام کے
مقابلہ ہیں ایک بہترین نظام مل سکتا ہے ۔

" طالبان " کے اکابرین کو اس خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے کہ کہیں اس میدان
میں اسلامی ممالک ان سے تعاون کریں گے ۔ کیونکہ موجودہ دور کے اکثر اسلامی ممالک
کے سربراہان امریکہ کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں ۔ وہ واشنگٹن کے لئے کام کرنا اپنے
اقتدار کی بقاء سمجھتے ہیں ۔ اس لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ کہیں ان کی مدد کریں بلکہ نظام
کی ناکامی کے لئے ان کے مذموم مساعی پر نظر رکھتے ہوئے بیدار رہنا ہوگا کامیاب
خارجی پالیسی پر توجہ دینا خاص کر ہمسایہ ممالک سے بہتر تعلقات استوار کرنا افغانیوں
کے مفادات میں " **لاتتخذو الیھود والنصاریٰ اولیاء** " یعنی یہودیوں اور عیسائیوں سے دوستی
مت رکھو کو بنیاد پر بنا کر امریکہ کی ریشہ دوائیوں سے چھٹکارا مل سکتا ہے ۔ ورنہ
امریکی مفادات کا تحفظ یا شاہ پرستی کو موقعہ دینے سے وہ تمام پروپیگنڈے درست ثابت
ہو سکتے ہیں جن سے اخبارات اور رسائل بھرے پڑے ہیں ۔ جھادی احزاب کے
زعماء اور مخالف دھڑوں سے انتقامی سلوک روا رکھنے کے بجائے ساتھ لیکر چلنے کی
پالیسی پر گامزن رہنے سے اچھے نتائج سامنے آ سکتے ہیں ۔ ورنہ کسی ایک مسلمان کا
ناحق خون گرانے سے پورا نقشہ بدل سکتا ہے ۔

... کے علاوہ اس میدان میں ہمارے علماء پر بھی خاص ذمہ داریاں عائد ہوتی
... اگرچہ ابھی تک کے واقعات افغانستان کا اندرونی معاملہ تھا ہمارے علماء طرفین
... درمیان باہمی مصالحت اور گفت شنید کے علاوہ اور کیا کچھ کر سکتے تھے ۔ لیکن
... حکومت کے قیام کے نام سے طالبان کے تخت کابل پر قابض ہونے سے علماء کی
... داریاں بڑھ گئیں ہیں ۔ " طالبان " طبعی طور پر جوشیلے اور انتہا پسند ہوتے ہیں
... میں ان کی انتہا پسندی اور شدت سے پوری دنیا میں اسلامی تحریک متاثر ہوگی
... خواتین کے تعلیمی اداروں کی بندش ' اطلاعات و نشریات کے اداروں کا
... طور پر ... کرنا ' ماحول میں کسی اصلاحی محنت سے قبل داڑھی ' انگریزی بال رکھنے ' ننگے سر
... نے اور یا مسجد سے کسی کی غیر حاضری کو قابل تعزیر جرم اختیار کر کے اس کو سزا
... کی سرگرمیاں روا رکھنے سے ایسا نہ ہو کہ لوگوں میں منفی رد عمل ہو ۔ بے شک
... کو تعلیم دیں لیکن بے حیائی اور بے پردگی کو روکیں ' ٹی وی اور ریڈیو کے
... بندش کے بجائے اصلاح کے محتاج ہیں ' اس لئے اس میدان میں طالبان
... اور دوسرے ممالک کے علماء کی سرپرستی کے محتاج ہیں ۔ اسلامی نظام پر تحقیق
... والے ماہرین کی ذمہ داری ہے کہ وہ " طالبان " سے تعاون کر کے عملی میدان
... جوہر کمالات دکھائیں ورنہ خدانخواستہ اس نظام کی ناکامی سے پوری دنیا میں کسی کو
... نظام کا نام لینے کی جرأت نہیں ہو گی ۔

والعصر ان الانسان لفی خسر

عبدالسلام الرحمٰن عفی عنہ

۲۵ / ۵ / ۱۴۱۷ھ ۔

محاسن القرآن

مفتی غلام الرحمٰن

الحمد للہ رب العلمین

(سب تعریف اللہ کیلئے ہیں جو پالنے والا سارے جہاں کا)

" سورۃ فاتحہ " کی پہلی آیت ہے ذہن سازی کے لئے نرالا انداز بیان اختیار کر انسان کے ذہن میں اللہ تعالیٰ کی عظمت بٹھائی جاتی ہے ۔ تاکہ مخلوق کے کسی ظاہ کمالی اور عارضی اختیار سے دھوکہ نہ کھائے کیونکہ ظاہر بینی کے دلدادے عموماً" دنیا رعنائیوں پر دھوکے کا شکار ہو کر غفلت اختیار کرتے ہیں ۔ سورت مجموعی اعتبار اللہ تعالیٰ کی عظمتوں اور قدرتوں کا آئینہ ہے ۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ کی صفتیں بیا ہوتی ہیں دوسری طرف انسان کو اپنے عجز ' کمزوری اور ناتوانی کا احساس دلایا جاتا گویا قرآن پر یہ اعلان کر رہا ہے کہ واقعہ یہ نہیں جو تم نے سمجھا ہے بلکہ حقیقت اور ہے ۔ یہ تمھیں جو کچھ نظر آتی ہے یہ تمہاری نظر کا دھوکا ہے ۔ حقیقت تو تم لاپرواہی اور غفلت کے پردوں میں چھپی ہوئی ہے ۔ کیونکہ دنیا میں کمال کی جو صفتیں تمہیں نظر آتی ہیں حسن و جمال کی جن رعنائیوں اور لطافتوں سے تمھیں دھوکہ ہو ہے یہ ذاتی نہیں بلکہ ان کے مناشی ' کہیں اور ہیں ' ایک جملہ میں یہ بتایا گیا کہ عزت و عظمت کی تمام صفتیں اس ذات باری تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام مخلوقات کا پالنے وال ہے ۔

" الحمد للہ " کے جملہ میں " ال " نے شمول و استغراق کا ایسا دائرہ کھینچا کہ کمال کی کوئی صفت اس سے باہر نہ رہی اگر کوئی صفت اس کے دسترس سے باہر ہو تو وہ کمال کی صفت نہیں ہو گی ۔ الف و لام جنسی یا عھد خارجی ہوں تب بھی صفات الوھیت واجب تعالیٰ کا خاصہ ہے مخلوق کا اللہ کی صفات سے موصوف ہونا ممکن نہیں ۔ اگر صفت صفت ہے تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہے ۔

۲ - ۴

...پرستی کی تردید

...کے حالات کے تجزئیہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ جہاں کہیں ...کے علمبرداروں ...ٹھرایا گیا اس میں ان کے عارضی محاسن اور خوبیوں کا زیادہ دخل رہا کسی ...معبود ...کا گرویدہ بن کر عبادت شروع کی قرآن کے اس مختصر جملہ میں مخلوق ...خوبی ...کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ ان تمام خوبیوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے مخلوق کی ...زیدو ...کے ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا عکس ہیں اس لئے وہی عبادت ...ان ...ہے

حمد اور لفظ اللہ کا مقصد

حمد کسی ایسی خوبی پر ثنا و صفت کا نام ہے جسمیں ...دخل رکھتا ہو ۔ ورنہ غیر اختیاری خوبی پر تذکرہ خیر کو " مدح " کہا جاتا ہے ۔ ...اللہ " باری تعالیٰ کا اسم ذات ہے اس کے علاوہ کئی اسماء سے ذات اقدس کو ...جاتا ہے ۔ زمانہ قدیم سے باری تعالیٰ کا تعارف اس نام سے رہا کسی غیر اللہ پر ...نہیں ہوا یہ لفظ ہمیشہ کے لئے عظمت ' کمال تقدیس اور جلال کا حامل رہا

...اللہ کی عظمت

...ابن کثیر کے حوالہ سے حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں رسول نے فرمایا کہ اگر ...دنیا بھر کی امت کے کسی شخص کو دی جائے پھر اس شخص نے اس پر " الحمد اللہ " ...یہ تمام دنیا کے مقابلہ میں بہترین نعمت ہے (ابن کثیر ج 23/1)

اس کی وجہ غالباً" یہ ہے کہ نعمت اس وقت نعمت ہے جب انسان کے لئے خوشی ...ان کا باعث ہو ورنہ اگر کوئی نعمت انسان کے لئے وبال جان ثابت ہو تو وہ ...کے بجائے زحمت ہو گی کسی احسان پر جب اللہ تعالیٰ کا حمد ادا ہو یہ اس نعمت ...کی شکر گزاری ہے ۔ حضرت عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں " الحمد اللہ کلمہ کل ..." (قرطبی 1/ 134) الحمد اللہ ہر شکر ادا کرنے والے کی صدا ہے

حضرت آدم نے سب سے پہلے " الحمد للہ " پر زبان کھولی آپ کی روح جب ناف ...پہنچی تو آپ کو چھینک آئی جس پر آپ نے " الحمد للہ رب العالمین " کہا (الکبیرا / 225)

سب سے زیادہ شاکر بندے اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہ السلام ہیں ۔ اس لئے قرآن کے آئینہ میں انبیاء کی زبان پر " الحمد اللہ " دیکھا جاتا ۔ حضرت نوح علیہ اسلام کو جب نافرمان قوم سے نجات کی راہ دکھلائی گئی تو ساتھ یہ فرمایا ۔ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (المومنون ر 28)

حضرت ابراہیم علیہ اسلام کو جب بڑھاپے میں اولاد کی نعمت سے نوازا تو آپ نے " اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ کہا "

(ابراہیم ر 39)

حضرت داوَد اور حضرت سلیمان کو جب اللہ نے علم کے خاص مواد عطا کئے تو آپ دونوں نے یہی الفاظ دہرائے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

(النمل ر 15)

اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان کلمات کی تعلیم دیکر فرمایا ۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ الآیہ (الاسراء 111)

جنت میں بھی اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے ہونگے اس لئے وہاں پر بھی ان کی زبان پر یہی کلمہ جاری ہو گا

" وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ "

(یونس ر 10)

مسلمان کو دن بھر اعمال و افعال میں یہی تعلیم دی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے

اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے مسنون دعاؤں میں اس کا کلمہ کا تذکرہ زیادہ منقول ہے ۔ چنانچہ کھانے کے بعد الحمد اللہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین "

اگرچہ کھانا ملنا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے لیکن پھر اس کا ہضم ہو کر انسان کی ۔۔۔ کا ذریعہ بننا دوسری بڑی نعمت ہے ۔ اس لئے ہضم ہو کر قضاحاجت سے ۔۔۔ کے بعد اللہ تعالیٰ کے حمد ادا کرنے کی تعلیم دی گئی کہ جب فارغ ہو ، تو یوں

۔۔۔ للہ الذی اذهب عنی الاذی وعافانی غفرانک "

۔۔۔ کام کی اصلاح کا اہم ذریعہ نیند ہے ۔ اس لئے خواب سے بیدار ہونے پر یہ ۔۔۔ کر یوں پڑھے

۔۔۔ للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور " ایسا ہی نئے کپڑے پہننے کے ۔۔۔ یہ دعا پڑھنا سنت ہے۔

۔۔۔ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ حیاتی اور پانی پینے کے بعد ۔۔۔ ھنا سنت ہے

۔۔۔ للہ الذی جعلہ غذبا فمراتا برحمتہ ولم یجعلہ ملحا اجاجا بذنوبنا "

۔۔۔ ان تمام مقامات میں " الحمد اللہ کا استعمال وارد ہے صرف اس سے تخصیص ۔۔۔ ب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف مہربانی پر نظر پڑے تو الحمد اللہ کہنا چاہئے

۔۔۔ کے استعمال میں احتیاط

احتیاط کرنا چاہئے کہ کہیں کسی مسلمان کی تکلیف پر زبان سے یہ کلمہ نہ نکلے ۔۔۔ ذاتی مفادات کو مد نظر رکھنا مسلمان کا دستور نہیں بلکہ دوسرے مسلمانوں کی خیر ۔۔۔ احساس بھی مسلمان کا فریضہ ہے " حضرت سری السقطی " سے منقول ہے کہ ۔۔۔ ایک بار " الحمد اللہ " کہنے کی وجہ سے تیس سال سے استغفر اللہ پڑھ رہا ۔۔۔ نے پوچھا یہ کیسے ؟ آپ نے کہا ایک دفعہ بغداد میں آگ لگ گئی جس سے ۔۔۔ کی دکانیں جل گئیں البتہ میری دکان محفوظ رہی کسی نے مجھے اس کی خبر دی تو ۔۔۔ ان محفوظ رہ جانے پر میری زبان سے " الحمد اللہ " نکلا ۔ بعد میں مجھے سوچ آیا ۔۔۔ میں اگرچہ میری دکان بچ گئی ہے لیکن دوسرے مسلمانوں کی دکانیں خاکستر ہو ۔۔۔ وت اور اخلاق کا تقاضا تھا کہ میں دوسرے مسلمانوں کے نقصان کو دیکھتے ہوئے ۔۔۔ اپر خوش نہ ہوتا پس میں تیس سال سے اس گناہ کے ازالہ کے لئے استغفر

اللہ پڑھ رہا ہوں (اکیرام ر 225)
کسی اخروی اور دینی نعمت کا حصول "الحمد اللہ" کہنے کا بہترین موقعہ ہے تاہم
نعمتیں بھی اللہ تعالی کی مہربانی سے ملتی ہیں اسلئے ایسے مواقع پر مفاد پرستی کے
منعم حقیقی کی مہربانی کی نیت زیادہ منظور نظر ہونی چاہیے البتہ ذاتی مفاد کے
اگر کسی مسلمان کا نقصان وابستہ ہو تو وہاں پر احتیاط کا دامن تھامنا چاہیے تاکہ کی
ہوئے کام پر ندامت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

مہمانان رسول صلی اللہ علیہ وسلم یعنی طلباء علوم نبوی سے محبت رکھنے والے
مسلمانوں کے بے لوث جذبہ خدمت کے اظہار کا

"سنہری موقعہ"

جامعہ عثمانیہ کی موجودہ عمارت کے جنوب مشرق سے متصل سات مرلہ مکان چا
تیئس ہزار روپے کے عوض بیع قطعی سے جامعہ کے لئے خرید کر احاطہ میں شامل
ہے۔ فی الحال عمارت کی تنگی اور آئندہ چند سالوں میں تعلیمی درجات کے اضا
لئے عمارت کے سلسلہ مشکلات کا کچھ حد تک انشاء اللہ تعالی ازالہ ہو گا۔
کے فقدان کے ہوتے ہوئے محض اللہ تعالی کی قدرت کاملہ پر اعتماد کر کے یہ
خریدا گیا ہے جس کی قیمت واجب الاداء ہے قارئین العصر خود اور زیر اثر حل
اللہ تعالی کے دین کی ترقی کے لئے ترغیب دلا کر اس سنہری موقعہ سے فائدہ ا
ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم بذریعہ ڈاک بنک ڈراف اور چیک بھیجی جا سکتے

بنک اکاونٹ 96-1204
حبیب بنک برانچ صدر روڈ
پشاور صدر

پتہ ڈاک
مہتمم جامعہ عثمانیہ پوسٹ بکس 09
نو تھیہ روڈ پشاور صدر

سودی معیشت

مفتی ذاکر حسن

...یت، سودی نظریات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

...نیا میں معیشت اور تجارت پر سود کی حکمرانی ہے۔ خاص کر بینکوں کا ...ہے قرآن و حدیث سے بعض بے خبر مادہ پرست مسلمان بھی اس کو ...ر اس کے بغیر معیشت اور تجارت بالکل نہیں چل سکتی۔

...ہے کہ سودی معیشت کے مقابلہ میں اسلامی تجارت و معیشت کامیاب نہیں ...دیہ ہے مسلمانوں کی اکثریت اسلامی تجارت کے بنیادی اصولوں سے ...بازار کا سروے کرلیں ایک کاروباری یا تاجر آپ کو ایسا نہیں ملے گا۔ جو ...ے جانتا ہو اور اس کے مطابق کاروبار کرتا ہو۔ زیر نظر سطور میں سود کی ...ر معاشیات کی کتابوں میں مذکور ہے پیش خدمت ہے۔ سود کیوں ضروری ...ہ نظریات کارفرما ہیں ان کا ذکر اور تنقیدی جائزہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

...

...ا معاوضہ ہے (پروفیسر کینز) پروفیسر الیستھم کہتے ہیں۔ زرنقد کو اپنی ...ی بجائے کسی کو ادھار دینے سے انسان کو بعض فوائد سے محروم رہنا پڑتا ...ے عوض جو ادائیگی کرنی پڑتی ہے۔ سود کہلاتی ہے۔

...نرخ سود سے مراد وہ قیمت ہے جو ایک بینک یا مقروض اپنے قرض خواہ ...ے کو سرمائے کی ایک معینہ عرصہ کے لئے استعمال کرنے کے عوض ادا کرتا ...یات حصہ اول 516) ان تعریفات میں قدر مشترک یہی ہے کہ سود رقم کا

سود کیوں ادا کیا جاتا ہے۔ Why is interest paid

جن ممالک میں سرمایہ دارانہ نظام رائج ہے وہاں سود کو مرکزی حیثیت حاصل ہے ... پیدائش میں ایک عامل سرمایہ ہے سرمایہ دارانہ فلسفے کے مطابق سرمایہ فراہم کرنے والے ... سود دیا جائے گا اس سودی نظام میں آخرت اور خوف خدا کا کوئی تصور نہیں بلکہ تصور آخرت ... کو اس نظام کے لئے مضر سمجھتے ہیں۔ پروفیسر سموئل سن اپنی کتاب (اکنامکس) میں نظریہ ... کے تحت لکھتے ہیں۔

...s people empharize the here after as against this world if they despise ...rial prosperity. (Economics 10th Edition Page 765)

اگر لوگ اس دنیا کے مقابلہ میں آخرت پر زور دیں اور اس مادی خوشی کو حقارت کی نظر ... دیکھیں۔

تھوڑا آگے چل کر لکھتے ہیں۔

All Such Cultural Traits are of Course not particular, Conducive to Eco... Development

پروفیسر موصوف نے اس نظریہ کے تحت اوپر جو کچھ بیان کیا اس کے بارے میں جملے ... ہیں۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ اس قسم کی روایات یقیناً" معاشی ترقی کے لئے مناسب ... سموئل سن کے نظریہ میں یہ بات واضح ہو گئی کہ معیشت کی ترقی کیلئے آخرت کا تصور ر...

ماہرین معاشیات کے نظریات

سود کی ادائیگی ماہرین معاشیات کے نزدیک ضروری ہے۔ اس کے لئے مختلف نظریات پیش ... ہیں۔ (۱) نظریہ اجتناب یا انتظار کشی (WAITING THEORY) روپیہ بچا کر کسی کو قرض دینا ...

... تکلیف دہ عمل ہے اس کا معاوضہ سود ہے۔ یہ پروفیسر کینز کی رائے ... کارل مارکس نے اعتراض کیا ہے کہ ضروری نہیں کہ روپیہ ... برداشت کرنی پڑے۔ کیونکہ امیر لوگ بغیر تکلیف اٹھائے روپیہ بچا سکتے ... قربانی کا معاوضہ نہیں۔ اس لئے مارشل نے تعریف بدل کر تکلیف کی ... استعمال کیا۔ اس لئے کہ جب کوئی کسی کو قرض دیتا ہے تو یہ آدمی اپنی ... موخر کرکے مستقبل میں پورا کرتا ہے۔ اسی طرح اس کو انتظار کرنا ... صلہ سود ہے۔ ان من گھڑت نظریات کی کوئی حقیقت اور حیثیت نہیں ... بھی صحیح نہیں کیونکہ کچھ نہ کچھ انتظار تو ہر کمائی والے ذریعہ میں کرنا پڑتا ... حقوق کی حصول کے لئے انتظار کرنا پڑتا ہے لیکن اسی انتظار کا ... دیا ہے نہ کسی نے طلب کیا ہے ریلوے اسٹیشنوں پر مسافر ٹکٹ خرید چکے ... کے آنے کے لئے انتظار کی سخت گھڑیاں برداشت کرتے ہیں۔ گاڑی میں ... وقت ہوتا ہے لیکن اس تکلیف دہ انتظار کا کسی نے آج تک معاوضہ ادا ... نظریہ بھی غلط ہے بینک جب کسی کو قرضہ دیتا ہے تو یہ نظریہ اس میں بے ... ہے۔ کیونکہ بینک ایک ایسا ادارہ ہے جو بنا ہی سودی کاروبار کے لئے ہے۔ ... کشی ہے نہ قربانی اور نہ بینک کے عام آدمی کی طرح ضروریات ہیں کہ بینک ... مستقبل کے لئے موخر کر دے۔ یہ کہنا بھی ٹھیک نہیں کہ قرض دینے ... موخر کرکے قرضہ دیتا ہے۔ اس لئے کہ جو واقعی ضرورت مند ہو وہ موخر ... قرضہ دینے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ اس کے پاس یہ رقم زائد از ضرورت ... چیز کو کہتے ہیں جس کے بغیر انسان کا گزارہ نہ ہو سکے۔ قرضہ دینا ایک لحاظ ... لیکن یہ ایک نیک عمل ہے اور اس کا اجر اللہ سے لینا ہو گا۔ قرض دینا ... ہے جب قرض خواہ نے قرضہ دار سے اصل زر کے علاوہ زائد مال معاہدہ ... کر لیا تو قرض خواہ کے اس عمل کو کوئی بے وقوف ہی قربانی کہے گا۔ اصل ... کا ہے جو کسی کو قرض حسنہ دے اور اس کا اجر اللہ سے طلب کرے۔

... ترجیح کا نظریہ (Liquidity Preference Theory)

Scanned with CamScanner

لارڈ کینز کہتا ہے کہ قرض دینے والا اپنی رقم کو نقد زر کی صورت میں رکھنے سے دستبردار ہو جاتا ہے۔ ورنہ یہ قرض دینے والا اس رقم سے اپنے مختلف مقاصد پورے کر سکتا تھا۔ لہٰذا رقم کی نقدیت یا سیال پذیری سے دست برداری اور محرومی کا صلہ سود ہے۔

یہاں پھر یہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسے ضروری مقاصد تھے جن کو قرض خواہ قرض دے کر قربان کرتا ہے سیدھی سادی بات ہے کہ سودی کاروبار کرتا ہے ایک غلط اور غیر شرعی کمائی ہے اپنی نقدیت سے کسی قسم کی محرومی یا دستبرداری نہیں مختلف قسم کی کاروباروں میں لوگ پیسہ خرچ کرتے ہیں اس طرح سود خور بھی اپنی رقم اس سودی کاروبار میں انوسٹ کرتا ہے۔

کسی تاجر نے آج تک یہ نہیں کیا کہ تجارت میں اتنی رقم لگا کر اس سے محروم یا دست بردار ہو گیا ہو۔ بلکہ اس کا یقین ہوتا ہے کہ رقم لگا دی اب ان شاء اللہ اس کا فائدہ حاصل کرے گا۔ سود خور بھی سود کو ایک تجارت سمجھ کر ایسا ہی کرتا ہے۔ اس کے جواز کے لئے ایک تراش لیا کہ مال قرض دے کر اس کی نقدیت سے محروم یا دست بردار ہو گیا ہوں۔

3۔ واپس نہ ملنے کا خطرہ

قرض دینے والے کو مال کے ملنے یا نہ ملنے کا تھوڑا بہت خطرہ رہتا ہے۔ اگر قرض خواہ قرض دینے کی بجائے اپنی بچت کو دفن کر دے تو یہ خطرہ ٹل جاتا ہے۔ لوگ اس لئے سود دینے کے لئے تیار ہوتے ہیں کہ قرض خواہ مال دفن کرنے کی بجائے ان کو دیتے ہیں یہ بالکل موھوم نظریہ ہے۔ اس قسم کی موھوم خطرات کم یا زیادہ دنیا کے ہر کاروبار میں ہوتے ہیں اس نظریہ کو قبول کرنا وہم کی اتباع ہے۔ شاذ و نادر واقعات رونما ہوتے ہوں گے۔ لیکن ان کو قاعدہ کلیہ بنانا عقل مندی نہیں بلکہ محض جہالت اور ہٹ دھرمی ہے۔ ایک مسلمان جذبہ کے تحت کسی کو قرض دے تو دوسرا مسلمان اس کے مال کو بالکل ہضم کرنے کا تصور نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی قرض دار سارے مال کو یا بعض مال غبن کر دے تو شریعت اس ضامن ہے قرض دار سے وہ مال حسب قانون قرض خواہ کو دلوائی گی۔ اس طرح قرض خواہ

کا خطرہ نہیں رہتا۔ قرض دار کے پاس مال اگر ضائع ہو جائے تو وہ مال نہیں بلکہ قرض دار کا ہے کیونکہ قرض لینے کے ساتھ انسان اس مال کا مالک بن قرض دار کا اپنا مال ضائع ہوا۔

کی قلت (Scarcity)

طلب یہ ہے کہ سرمایہ کی رسد اس کی طلب کے مقابلہ میں کم ہے۔ ہر آدمی کی بہتات نہیں اب جن کے پاس دولت نہیں اور وہ کاربار کرنا چاہے تو وہ سود دینے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اس نظریہ کے مطابق سود کی وجہ سرمایہ کی نظریہ بھی سود کے جواز کے لئے سود مند ہیں۔ یہ نظریہ تو اس وقت کیا ہے۔ یہ سود کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہ ہوتا۔ حالانکہ شریعت اسلامیہ میں سرمایہ کی مضاربت کا طریقہ موجود ہے ایک کا سرمایہ ہو گا دوسرے کا عمل اور محنت اور جائز صورتیں ہو سکتی ہیں لہٰذا سرمایہ کی قلت کے وقت لین دین کا شرعی امکان میں ناجائز اور حرام کے ارتکاب کی کیا ضرورت ہے اس امکان شرعی کے باوجود کو اپنا لادینی اور الحاد ہے۔ ایسے نظریات غیر مسلموں کے یہاں تو چل سکتے ہیں مسلمان اس کے لئے کبھی بھی تیار نہیں ہو سکتا۔

پیداواریت (Productivity)

سود اس کی پیداواری کی وجہ سے ادا کیا جاتا ہے۔ جو شخص سرمایہ قرض لیتا ہے وہ زید پیداوار حاصل کرتا ہے مثلاً" ایک کاشتکار ٹریکٹر یا ٹیوب ویل کے بغیر اتنا اناج پیدا کتا ہے جتنا کہ ٹریکٹر اور ٹیوب ویل کے ساتھ پیدا کر سکتا ہے اس لئے قرض دینے حق پہنچتا ہے کہ وہ اس زائد پیداوار سے اپنا حصہ سود کی صورت میں وصول بالکل صحیح نہیں اس لئے کہ قرض دینے والا جب قرض دیتا ہے ۔تو شروع ہے سے

ایک خاص فیصد شرح مقرر کر دیتا ہے۔ حالانکہ پیداوار کی کمی یا زیادتی کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں چلتا۔ اس نظریہ کے مطابق اضافی پیداوار کے بعد شرح سود لگانی چاہیئے جس کی وجہ سے سود میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ اس نظریہ میں یہ خرابی بھی ہے کہ ضروری نہیں کہ قرض لینے والا پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لئے قرض لیتا ہے بعض اوقات لوگ اپنی اشد ضروریات کے لئے قرضہ لیتے ہیں جہاں نظریہ پیداواریت بالکل مفقود ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں ان ماہرین معاشیات کے نزدیک بھی سود لگانا ظلم ہونا چاہیئے حالانکہ ان کے نزدیک سود بہرحال ...

خلاصہ:۔

ماہرین کے نزدیک سرمائے پر سود اس لئے دینا پڑتا ہے کہ ایک تو لوگوں کو ترغیب دی جائے کہ وہ صرف کا عمل (CONSUMPTION) ملتوی کر دیں اور اس کی بجائے اپنی رقم سرمایاتی اثاثوں (Capital Assets) میں لگا دیں اور دوسری اس لئے کہ انہیں رغبت دلائی جائے کہ وہ ان بچتوں کو نقد دفینوں (Hoardings) کی شکل میں رکھ چھوڑیں۔

ماہرین معاشیات لوگوں کو مذکورہ نظریات کی صورت میں صرف سبز باغ دکھاتے ہیں لیکن ایک مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہیئے کہ سود نصوص قطعیہ اور اجماع کے ساتھ حرام ہے بلکہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اعلان جنگ ہے اللہ اور اس کے رسول کی دشمنی مول لینے کے بعد سودی معیشت ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی اور کیسے ہو گی جبکہ خالق ماہرین معاشیات نے متبادل طریقہ بتلا کر اس کو حرام قرار دے دیا۔ اس کے بعد بھی اگر ایک مسلمان سودی معیشت کو وقت کی ضرورت کہہ کر یا خود کو مجبور سمجھ کر اس پر چلنا شروع کر دے تو یہ ایمان کی کمزوری ہے۔ ایسی معیشت پر ہنود' یہود بانیان سود اور غیر مسلم تو چل سکتے ہیں لیکن مسلمان اپنی آخرت تباہ نہیں کر سکتا۔

الافتاء

مفتی غلام الرحمٰن

وطن اقامت کا انشاء سفر سے بطلان اور بچوں کے امتحان کے لئے قرآن کی ایت میں تقدیم و تاخیر!

میں ڈیرہ اسماعیل خان کا رہنے والا ہوں ملازمت کے سلسلہ میں یہاں پشاور میں رہائش ہے۔ میری حالت کچھ یوں ہے کہ ہر جمعرات کو گھر جانے کی کوشش ہوتی ہے اگر کسی جمعرات کو ضرورت کی وجہ سے گھر نہ جاؤں تو ہفتہ میں کسی دوسرے دن یا دوسرے دن کو گھر جانا ضروری ہوتا ہے یوں مجھے پشاور میں پندرہ دن تک قیام کا موقعہ نہیں ملتا ایسی حالت میں میری نماز کا کیا حکم ہے؟

کیا میں قصر پڑھونگا یا پوری نماز پڑھنے کی گنجائش ہے جبکہ میری یہ کیفیت سالوں تک ممکن ہے میں پوری ملازمت میں کہیں مستقل طور پر وطن اصلی کو تبدیل نہ کروں۔ اگر میری یہ حالت سفر کا ہو تو کوئی ایسا طریقہ بتائیں جس کو اپنا کر میں مقیم شمار ہوں اور پوری نماز پڑھنے کی سعادت حاصل کروں۔

نیز سفر میں سنت پڑھنے کا کیا حکم ہے۔

بینواتو جروا

امجد اقبال پشاور

الجواب وبا اللہ التوفیق۔

سوال میں تین باتیں قابل غور ہیں۔

(۱) پشاور میں ملازمت کرتے ہوئے جب رہائش ہو تو یہ آپ کا کون سا وطن شمار ہو گا اور اس کے مطابق عمل ہو۔

(۲) وطن اصلی سے سفر کی مسافت پر دور رہنے کی صورت میں سفر کا حکم کب تک رہیگا اس میں کوئی تحدید ہے یا پوری عمر سفر میں رہنا ممکن ہے۔

(۳) سفر کی حالت میں سنت پڑھنے کا حکم۔

اول الذکر مسئلہ کے بارے میں عرض ہے کہ محررہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے پشاور آپ کا وطن اصلی نہیں جب تک اقامت کی نیت نہ ہو تو وطن سفر رہیگا البتہ باقاعدہ نیت کے بعد یہ وطن اقامت شمار ہو گا ۔ وطن سفر ہونے کی صورت میں آپ کے لئے نماز وہی حکم ہے جو عام مسافر کے لئے ہے کہ چار رکعات والی نماز میں دوگانہ پڑھینگے حالت کسی خاص وقت تک محدود نہیں بلکہ اگر پشاور میں سفر کی حالت میں رہتے ہوئے آپ سالوں کے سال گزرے تو پھر بھی آپ قصر کریں گے گویا وطن سفر میں پوری نماز پڑھنے کے لئے باقاعدہ اقامت کی نیت کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں لمافی الھندیہ

ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الاقامة فی بلدة اوقریة خمسه عشریوما" او اکثر (ج۱/139)

ترجمہ ۔ اور ہمیشہ کے لئے سفر کا حکم ہو گا جب تک کسی گاؤں یا شہر میں باقاعدہ پندرہ دن کی اقامت کی نیت نہ ہو ۔

نیت اقامت کی شرائط

کسی جگہ میں اقامت کی نیت میں چار چیزوں کی رعایت ضروری ہے

(1) اقامت کی نیت ہو ۔

(2) مدت اقامت کی نیت ہو ۔

(3) کسی ایک جگہ میں رہنے کی نیت ہو ۔ورنہ دو جگہوں میں رہنے کی نیت معتبر نہیں ۔

(4) جہاں اقامت کی نیت ہو وہاں کی اقامت کی صلاحیت شرط ہے ۔

(بدائع الصنائع 97/1)

اس لئے آپ نے پشاور میں مستقل رہائش کی اگر نیت نہیں کی بلکہ تبدیلی کے چکر میں آج کل کرتے ہوئے اگر اس پر سالوں کے سال گزر جائے پھر بھی آپ مسافر رہینگے البتہ پندرہ دن کی باقاعدہ نیت کے بعد پشاور وطن اقامت شمار ہو کر آپ اتمام کرو گے ۔ لیکن وطن اقامت میں جانے کے بعد اگر پھر کبھی آپ کو ڈیرہ اسماعیل خان جانا ہوا یا کسی دوسری جگہ جانے کا اتفاق ہوا تو کیا انشاء سفر سے یہ وطن اقامت باطل رہیگا یا نہیں ؟

وطن اقامت کا انشاء سفر سے باطل ہونا

کتابوں کی اس عبارت کہ "ووطن الاقامة یبطل بوطن الاقامة و بانشاء
...لکھے ہوئے یہ حقیقت ظاہر ہے کہ وطن اقامت سے جب انشاء سفر ہو تو
...نہیں رہے گا اس لئے جب کبھی آپ سفر کی نیت سے پشاور سے نکلیں
...دوبارہ نیت کی ضرورت ہوگی ورنہ اگر کہیں دوبارہ پندرہ دن کی اقامت کا
...تو آپ مسافر شمار ہونگے یہ صورت بعض اوقات بڑی پیچیدگیوں کا باعث بنتی
...ذخائر کی طرف مراجعہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ فقہاء کرام کی عبارت
...نقل کرنا دانشمندی نہیں

...والے کی حالت اور رویہ کو مد نظر رکھنا چاہیے اگر مسافر کا مقصد یہ ہو کہ
...سے جانے میں اس کا عزم ہو واپس آنے کا کہیں پروگرام نہیں تو پھر
...سفر سے وطن اقامت باطل رہے گا ۔ لیکن اگر انشاء سفر سے کہیں کسی
...ضرورت کو پورا کر کے یہاں دوبارہ واپس آنا ہو تو ایسے سفر کے انشاء سے وطن
...باطل نہیں ہوگا ۔

...ابتداء اس وقت وطن اقامت کی حیثیت متاثر کرتی ہے کہ جب وطن اقامت
...بے زاری اور اعراض کی نشاندہی کرے ورنہ پھر انشاء سفر سے وطن اقامت کا
...ہے ۔ علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ اس علت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں
...بالسفر ایضا لانه توطنه فی هذا المقام لیس للقرار
...حاجة فاذا سافر منه یستدل به علی قضاء حاجة فعاد
...عن التوطن به فعار ناقضاله دلالة (بدائع الصنائع ج 2 /104)
...اور وطن اقامت سفر سے بھی باطل ہوگا کیونکہ اس میں رہائش مستقل بنیادوں پر
...بلکہ اپنی ضرورت کے لئے اس نے رہائش اختیار کی تھی جب اس نے سفر کیا
...کہ اس کا مقصد پورا ہوا پس جاتے ہوئے یہ اس وطن سے اعراض کرایا ہے
...اس کے لئے ناقص ہے اس لئے جہاں کہیں انشاء سفر سے اعراض مراد نہ
...اقامت کی حیثیت اپنی حالت پر رہے گی چنانچہ ابن نجیم فرماتے ہیں جب
...شخص کا سامان کہیں پڑا ہوا ہو تو کوچ کرنے سے وطن اقامت کی حیثیت متاثر

"وطن الاقامة - يبقى ببقاء الثقل وان اقامه بموضع اخر (بحر الرائق ج ۲ص ۱۴۷)

ترجمہ۔ جیسا کہ وطن اقامت میں سامان باقی رہنے کی صورت میں وطن باطل نہیں ہو
اگرچہ کسی دوسری جگہ میں رہائش اختیار ہو ۔
اس لئے آپ اگر ایک دفعہ پشاور کو وطن اقامت بنالیں ۔ یعنی باقاعدہ پندرہ دن کی نیت
کرکے قیام کریں ۔ تو جب تک آپ کی ملازمت ہو ۔ تو باربار آنے جانے سے حیثیت
متاثر نہیں ہوگی ۔ جیسا کہ وطن اصلی میں بغیر کسی قیام کی نیت کے آپ اتمام کریں
ایسا ہی وطن اقامت میں بھی آپ پوری نماز پڑھیں گے

۳ ۔ سفر کے دوران سنن اور نوافل میں قصر نہیں البتہ اگر دوران سفر سنت چھوڑے
کوئی خرج نہیں لیکن جہاں کہیں اطمینان اور قرار ہو تو پھر سنت پڑھنا زیادہ مناسب
لما فی الھندیه - ولا قصر فی السنن ---- و بعضھم جوز
للمسافر ترک السنن والمختار انه لاياتی بھما فی حال الخوف
ویاتی بھما فی حال القرار والامن (ج ۱ ص ۱۳۹)
ترجمہ:۔ سفر کے دوران سنن میں قصر نہیں ------ بعض علماء نے سفر میں سنن
چھوڑنے کی اجازت دی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ بے قراری کی حالت میں سنن بے شک
نہ پڑھیں لیکن امن و اطمینان کی حالت میں سنن کی ادائیگی زیادہ مناسب ہے

سوال ۔ اگر بچوں کے امتحان کے لئے کسی آیت میں تقدیم و تاخیر کرکے طلباء کی صلاحیت
کا جائزہ لیا جائے تاکہ قوت یاداشت معلوم ہو مثلاً "اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ"
"اَعۡطَیۡنٰکَ اِنَّآ الۡکَوۡثَرَ" پرچہ میں لکھا جائے تاکہ طلباء غور و حوض کرکے آیت
مکمل کریں کیا ایسا طریقہ اختیار کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں :۔

بینو اتوجروا ۔

الجواب و باﷲ التوفیق ۔
قرآن مجید اﷲ تعالیٰ کی عظیم الشان کتاب ہے اسکی عظمت کا تقاضا ہے کہ عام کتابوں کی
طرح اس کو نہ سمجھا جائے یہی وجہ ہے کہ اس کے پڑھنے اور تلاوت کے خاص آداب

قرآن کو ہاتھ لگانے اور اٹھانے کے بھی کچھ آداب ہیں ۔ قرآن میں لفظ اور معنی
ترتیب بھی خاص اہمیت کا حامل ہے ۔ یہاں تک کہ جملوں اور کلمات
ترتیب بدلنے سے آیت باقی نہیں رہتی اس لئے صورت مسئولہ میں امتحان کے

کی ترتیب کو بدل دینا قرآن کے آداب کی منافی ہے ۔
امتحان کے لئے یہ طریقہ اپنانا خود بچے کے ذہن سے قرآن مجید کی عظمت
کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے یوں کرتے ہوئے بچے آخر کار قرآن کا موازنہ ایک
سے کرینگے ۔ علاوہ ازیں یہ بھی ضروری نہیں کہ بچوں سے پوچھی ہوئی آیت
حل کرکے پیش کریں ممکن ہو یہ طریقہ اپنانا آیت کے غلط پڑھنے کے لئے سبب

کے جائزہ لینے کے لئے دوسرے طریقے زیادہ مفید ہیں اس لئے اس طریقہ اپنانے
کی نسبت سے نقصان زیادہ ہے ۔

واللہ اعلم بالصواب

غلام الرحمن عفی عنہ
۱۸/۵/۱۴۱۷ھ

۱۲

کس قدر اچھی تھیں کہ دین کا علم حاصل کرنے سے انکو حیاء نہیں روکتی تھی
فرض دعوت و تبلیغ، پند و نصحیت، ارشاد و ہدایت، تعلیم و تعلیم، امربالمعروف اور نہی
المنکر کے علاوہ حیاء کا عنصر انسان کی تمام اخلاقی زندگی میں کار فرما ہے اس لئے رسول اللہ
نے فرمایا۔ الحیاء لا یاتی الا بخیر۔ حیاء سے بھلائی ہی پہنچتی ہے یعنی حیاء کا انجام بھلائی ہی
ہے اور اگر انسان اس جوہر کو ضائع کرکے بے جا دلیری اور بے باکی کا مظاہرہ کرتے
بے حیائی کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے لئے برائی کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں
لئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ازالم تستحی فافعل ماشئت جب تم میں
حیاء نہ رہے تو جو چاہو کر لو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حیاء کی صفت سے مالا
فرمائے تاکہ ہمارے لئے تمام نیک کام آسان اور برے کام مشکل ہو جائیں۔ آمین یا رب

قیمت فی پرچہ 13 روپے
زر سالانہ 150 روپے

نمونے کا پرچہ مفت طلب فرمائیں

آئیے! "الفاروق" پڑھیں

لیکن

"الفاروق" ہی کا انتخاب کیوں؟

سب سے پہلی اور اہم بات تو یہ ہے کہ "الفاروق" اپنی نوعیت کا وہ واحد اسلامی رسالہ ہے جسے ہر عام مسلمان آسانی سے پڑھ کر سمجھ سکتا ہے۔ اور اس کے علاوہ،

- "الفاروق" میں شامل مضامین دلچسپ، آسان اور معیاری ہوتے ہیں جو آسانی کے ساتھ ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔
- "الفاروق" میں ہر ماہ ایسی تحریریں شائع کی جاتی ہیں جن کا تعلق روزانہ کی عملی زندگی سے ہوتا ہے۔
- "الفاروق" میں ایسے مضامین شائع کئے جاتے ہیں جن کو پڑھ کر عقائد کی اصلاح ہوتی ہے۔
- "الفاروق" میں شائع ہونے والے مضامین نہ صرف اسلامی معلومات میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ عمل کی ترغیب بھی دیتے ہیں۔
- "الفاروق" کا مطالعہ مسلمان کو دنیا میں ذمہ دارانہ زندگی گذارنے کا قرینہ سکھاتا ہے۔
- "الفاروق" کے مضامین دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری کا طریقہ بتاتے ہیں۔
- "الفاروق" کے مضامین مسلمان کی انفرادی زندگی سے لے کر اجتماعی اسلامی کردار پر اثر انداز ہونے والی تحریکوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ پیش کرتے ہیں۔

"الفاروق" اپنوں کی خامیوں کی اصلاح کرتا ہے
"الفاروق" غیروں کی سازشوں کو بے نقاب کرتا ہے

ایک ذمہ دار مسلمان کی زندگی گذارنے کے لئے ہر ماہ "الفاروق" کا مطالعہ کیجئے۔ اور اپنے اہل وعیال میں اسلامی شعور بیدار کرنے کے لئے انھیں بھی باقاعدگی کے ساتھ "الفاروق" پڑھوائیے۔

رابطہ
ماہنامہ الفاروق کراچی
پوسٹ بکس نمبر 11009، شاہ فیصل کالونی نمبر 4، کراچی، 25
فون: 4573436,4573865

قرآن
حدیث
فقہ
سیرت
تصوف
اختلاف امت
دعوت الی اللہ
جہاد فی سبیل اللہ
اخبار عالم
تحقیقات مذاہب
اسلامی زندگی
خواتین
نوجوان

مسائل حاضرہ
آخرت
طب نبوی
انٹرویو
مظاہر قدرت
ذرائع ابلاغ
سازشیں
سوانح
کارگزاریاں
مباحثہ
تاریخ
معاشیات
سائنس

...صر کے نام

جناب مفتی غلام الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم
السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

...ناب والا رب جلیل سے دعاء ہے کہ نبی پرنورؐ کے باغیچے کی رکھوالی کرنے والے ...شاد باد رہیں۔

...ناب والا آپکے مدرسے سے ہر ماہ جاری ہونے والا رسالہ "العصر" مجھے بھی باقاعدہ ہر ...تا رہتا ہے۔ بڑی اچھی کاوش ہے۔ خدا کرے کہ دن دگنی اور رات چگنی ترقی کرے۔ ...ایک طرف تو ادارے کے لئے مالی امداد کا سبب ہے لیکن دوسری طرف دین اسلام کا ...ہے۔ اصل مقصد رسالہ کا دین حق کی ترجمانی ہے۔

...جون 1996ء کے شمارے میں ایک مضمون پڑھنے کو ملا۔ اسلام نئی "امت" کی تلاش ...راقم الحروف نے اس مضمون میں اسلام کی بقاء کو سائنسی علوم سے منسلک کیا ہے۔ مضمون ...کے خیال میں اسلام اور خاص کر مسلمانوں کی کامیابی نت نئے سائنسی ایجادات اور علوم ...میں ہے۔ جبکہ رسالے ہذا کا عنوان "العصر" ہے۔ اور مصنف کے اس بیان سے یکسر ...ہے۔

...ایک طرف خالق کائنات قسم کھا کر کہتا ہے۔ کہ "نہ صرف مسلمان بلکہ تمام انسانیت ...میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے کہ جو ایمان لائے اور عمل صالح کرے اور حق و صبر ...کرے اب اس مخلوق کو دیکھوں جو اپنی پیدائش اور موت دونوں میں ذرا بھر بھی ...نہیں کیسے خالق کو چیلنج کرتا ہے۔

...خالق کائنات فرماتے ہیں کہ انسان کے لئے دنیا اور آخرت کی کامیابی صرف اور ...میری بندگی اختیار کرنے میں ہے۔ نہ کہ سائنس اور سائنسی ایجادات میں۔ اسلام کا ...گہرے سے گہرا مطالعہ کیا جائے۔ یہ بات سامنے آئے گی کہ مسلمان صرف اور صرف ...اتحاد اور صحیح عقیدے ہی سے کامیاب ہوئے ہیں۔ نہ کہ سامان حرب اور سائنسی ...ے اور رہی شوکت اسلام کی بات تو اسلام کو تو شوکت اس وقت سے ملی ہے کہ ...کہ محسن انسانیتؐ جلوہ افروز ہوئے۔ اور کہ جسکی بقاء کے لئے ان کے دندان ...شہید ہوئے اور جسم اطہر لہو لوہان ہوا اور کئی قسم کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اور ...انہوں نے اپنا وطن گھربار چھوڑا اور پردیس چلے گئے۔ اور کھانا کھانے کی بجائے پتھر پیٹ

مبارک سے باندھے۔ شان و شوکت تو اس وقت سے اسلام کو ملی ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے جو محنت اسلام کی بقاء کے لئے کی اور جو شان اسلام کو بخشا شاید ا... دور کے کوئی مذہب دکھائے۔

ایک شاعر کہتا ہے۔

اسلام کا زمانے میں سکہ بٹھا دیا
اپنی مثال آپ ہے یاران مصطفیٰ

زیر بحث مضمون میں مصنف کہتا ہے کہ اہل مغرب نے سائنسی ترقی کی ہے۔ ا... میں شک نہیں کہ انہوں نے ہم سے زیادہ اس میدان میں ترقی حاصل کی ہے یا کرلی لیکن کیا ترقی ہے کہ ایٹم بم بناکر اب خود اس سے ڈر رہے ہیں۔ کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی دوسرا بھی بنالے اور پھر ہم ہی پر استعمال کرلے۔ اس مقصد کے لئے ساری دنیا میں واویلا کر رہا ہے کہا کہ اسے روکنا چاہئے۔ گاڑیاں بناکر اب اس کے دھویں سے ڈر رہے ہیں اور کہ ر... ہیں کہ یہ تو اب کینسر کا باعث بن رہا ہے۔ کیا خاک ترقی کرلی انہوں نے؟ انہوں نے تو ... اپنے ہاتھوں سے ہی تباہی کے اسباب بنا لئے ہیں اور اسی بات پر اب پریشان حال ہیں۔ چل... چلتے کھانا کھاتے ہیں کھڑے کھڑے پیشاب کرتے ہیں اور کپڑے اتار کر ننگے پھرتے ہیں۔ نہ ... نہ شرم نہ انسانیت۔ وہ تو انسان سے جانور بن گئے ہیں۔ اوپر سے نیچے آنا ترقی ہے کیا؟ ... باپ اولاد کو نہیں پہچان رہے ہیں' اولاد ماں باپ کو نہیں۔ اگر اسی کا نام ترقی ہے تو ... لنڈھورے ہی بھلے۔ یہ کیا ترقی ہے کہ پتھر سے بت بناکر پھر اسے پوجتے ہیں۔ جو انسان ... نہیں سمجھتا وہ کیا ترقی کرے گا۔

جو سائنسی آلات اہل مغرب کے پاس آجکل موجود ہیں مسلمان کے پاس بھی ہیں ... سب کچھ ہے۔ اگر کمی ہے تو صرف اور صرف عقیدہ اور ایمان کی ہے۔ اگر کمی ہے تو ... صرف باہمی اتفاق اور اخوت کی ہے۔ ہمارے ہاں زندہ مثالیں موجود ہیں۔ 1965ء کی جنگ میں مسلمانوں کی ایک قلیل تعداد نے اپنے سے کئی گنا طاقتور اور اسلحہ سے لیس دشمن کو ما... دے دی۔ یہ کیا تھا؟ یہ سب ایمانی جذبہ اور عقیدہ توحید تھا۔ جو کار آمد ثابت ہوا۔ اور عق... ششدر رہ گئی عقل ابھی تک انگشت بہ دندان ہے۔ اس کے برعکس 1971ء میں کمزور ایما... لے کر جب ہم میدان جنگ میں اترے اور حالانکہ اس وقت نسبتاً" زیادہ سامان حرب ...

...ہیں شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ کیوں؟ وجہ صاف ظاہر ہے۔

...ہر تعداد اور مہارت اور اسلحہ کی بات ہوتی تو ایک ناتوان اور معصوم دین اسلام اتنا مضبوط قلعہ نہ بنتا۔ ایک طرف ناتوان دین اسلام اور دوسری طرف پہاڑ جیسا مضبوط کفر کو شرم آمیز شکست اور اسلام کو شاندار فتح نصیب ہوئی۔ اور اسلام ایسا پھیلا لیکن ... دنیا مثال دینے سے قاصر ہے۔ یہ سب کچھ ایک پکے عقیدے اور مضبوط ایمان کی ممکن ہوا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو منتخب کیا اور یہ تمام ادیان ... نہیں فرمایا کہ تمہارے لئے سائنس کو منتخب کیا۔ حضورؐ نے فرمایا میں اس ... جارہا ہوں لیکن دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں ایک میری سنت اور دوسری چیز کلام پاک ... جو اس پر رہے گا اور ان دو چیزوں کو مضبوطی سے تھامے رکھے گا کبھی گمراہ نہیں ... نے کسی سائنس وغیرہ کا نام نہیں لیا۔

سورۃ ملک میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کافر سراسر دھوکے میں پڑے ہوئے ... جو لوگ دھوکے میں پڑے ہوئے ہوں وہ کیا ترقی کریں گے۔ خالق کائنات نے تو وہ ... نام کیا ہے۔ کہ تمام دنیا کی سائنس اسی کے سامنے ہیچ ہے۔ دیکھئے تو سہی خالق نے نظام ... ایک گھڑی بنائی ہے۔ ہزارہا سال ہوگئے جس طرح بنایا تھا اسی طرح ہے۔ اسی طرح ... طرح پرفیکٹ۔ بال برابر فرق نہیں آیا۔ مجال ہی کہ فرق آجائے۔ اور یا خراب ہو ... رپیئر کی ضرورت اور نہ صفائی کی ضرورت۔ اور فائدہ تمام کائنات کو ہر لمحہ بہم پہنچا ... بھی کوئی کوتاہی نہیں کر رہا ہے۔ کیا یہ سائنس کا کرشمہ ہے؟ یا کہ قدرت کا......؟

...دان جتنا بھی کوشش کرلے اور ایک اچھے سے اچھا ایجاد سامنے لے آئے۔ ہزاروں ... ن کرلے۔ لیکن پھر بھی انکے کسی ایجاد یا کام کو اتنا دوام حاصل نہیں ہوگا جتنا کہ رب ... کے ایجاد کو حاصل ہے۔ سائنس دان تو اپنے ایجاد سے خود پریشان ہیں۔ مسلمان کے ... ورت ہے تو بس صرف ایمان کی ضرورت ہے۔ مسلمان کو صرف ایک اللہ اور رسولؐ ... متزلزل ایمان ہونا چاہئے اور بس۔ ورنہ مسلمان آجکل دنیاوی کاموں میں کسی غیر مسلم ... پیچھے نہیں۔ آپ دیکھئے دینی مدرسے اور ان میں طلباء کی تعداد اور اسکے برعکس ... نمی ادارے اور ان میں طلباء کی تعداد۔ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ دنیاوی

Scanned with CamScanner

کاموں سائنس وغیرہ میں تو مسلمان اگر غیر مسلموں کے برابر نہیں تو پیچھے بھی نہیں ...
کونسی وہ نئی ایجاد ہے کہ جو غیر مسلموں کے پاس ہے اور مسلمان کے پاس نہیں......؟ ...
کچھ ہے اگر نہیں تو ایمان نہیں ہے۔ مسلمان کے پاس جب ایمان کے ہتھیار نہ ہوں کبھی
کامیاب نہیں ہوسکتے ورنہ تاریخ اٹھا کر دیکھئے اور یا روزمرہ مشاہدہ کیجئے۔

آجکل جو مسلمان رو بہ زوال ہیں یہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی غیر موجودگی سے نہیں بلکہ ایمان کی عدم موجودگی سے ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں کہ "بحر و بر میں فساد نہیں آ... بلکہ انسان کے اپنے ہاتھوں کے کئے کی وجہ سے" قرآن اس پر شاہد ہے۔ تو مخلوق کی کیا بات۔

امام کعبہ نے فرمایا ہے۔ کہ نوجوان نسل اسلام کا گہرا مطالعہ کرلے نہ کہ سائنس کا۔ سائنسی ایجادات نے تو نوجوان نسل کو اخلاقی طور پر تباہ و برباد کرکے رکھ دیا۔ امام کعبہ نے نوجوان نسل کو دنیاوی گمراہی سے بچانے کی کوشش کی ہے۔ اور دین حق پر قائم رہنے کی تلقین کی ہے۔ جو مسلان صحیح معنوں میں مسلمان بنا۔ اسے دنیا کی کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

نور حق شمع الہی کو بجھا سکتا ہے کون
جن کا حامی ہو خدا ان کو مٹا سکتا ہے کون

ابھی ابھی چند سال پہلے خلیج کی جنگ کی مثال لیجئے۔ کویت اور سعودی عرب کے پاس کوئی جدید اسلحہ نہیں تھا۔ لیکن انکی دفاع میں کیسے کیسے نت نئے ہوائی جہاز اور دوسرا جدید الیکٹرانک اسلحہ استعمال ہوا۔ یہ تمام انتظام اس خالق لایزال نے فرمایا کہ جو اس تمام کائنات کا خالق اور واحد موجد ہے۔ ہمارے اعمال تو شاید اس قابل نہیں کہ ہمارے ساتھ اللہ جل شانہ کی طرف سے ایسی مدد ہو۔ لیکن یہ تمام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے دعاء کی کہ یا اللہ اس شہر (مکہ مکرمہ) کو امن کا شہر بنا اور اسکے مکینوں کو پھلوں سے رزق عطا فرما۔ وہی دعاء ہے کہ ہزاروں سال گزر گئے کہ مذکورہ شہر میں امن و امان قائم ہے۔ باوجود اتنی بھیڑ کے کہ مقامی لوگوں کے علاوہ غیر ملکی بھی لاکھوں کی تعداد میں آتے جاتے ہیں اور کبھی کوئی ناخشگوار واقعہ رونما نہیں ہوا۔ اور نہ کبھی خوراک کی اشیاء کم ہوگئی۔ ہر چیز وافر مقدار اور بہترین اقسام اور لذتوں میں ہر وقت ملتی ہے۔ یہ تمام کام سائنس کا کرشمہ

...ب کچھ ابراہیم علیہ السلام کی دعاء کا نتیجہ ہے۔ سائنس کی وجہ سے تو دنیا میں ہر ... و بربادی ہو رہی ہے۔ ہر آدمی ہر وقت سائنسی ایجادات کی وجہ سے اپنے سر پر ... کرتا ہوا پھرتا ہے۔ سائنس نے تو لوگوں کی چین و سکون برباد کرکے رکھ دیا ہے۔ ... بازاروں میں، بس اور گاڑیوں میں دھماکے، کس چیز کا پیدا کردہ ہے؟ صرف اور ... سائنس کا۔

دعاء میں جتنا اثر ہے۔ وہ سائنس میں نہیں۔ لیکن دعاء کے لئے "عمر" کا منہ ... یقین مادی اشیاء پر ہو اور دعاء اللہ سے کرلے۔ کہاں کی عقل مندی ہے۔ یہ تو ایسا ... ایک آدمی لاہور جانے والی گاڑی میں سوار ہو اور جانا پشاور چاہتا ہو۔ وہ تو لاہور ہی پہنچے ... پشاور کبھی بھی نہ پہنچ سکے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تو دریائے نیل میں بارہ راستے پیدا ہوئے۔ پانی ... دعا کی تو پھر سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔ خوراک کے لئے دعا مانگی تو من و سلویٰ ... دعا کی تو عصاء سے اژدہا بنا۔ دعا کی تو ید بیضاء دکھایا۔

ایک پیغمبر نے دعا کی تو تقریباً" اسی (80) سال کی بانجھ بیوی سے بیٹا عطا ہوا۔ بی بی ... السلام کو بغیر شوہر کے ہاتھ لگائے بیٹا دیا گیا۔ اور بیٹا بھی ایسا کہ پیدا ہوتے ہی بولنے ... پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا۔

... ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا۔ چالیس دن تک آگ میں رہے آگ کا کام ... خاکستر کرنا۔ لیکن بلا اذن اللہ کے جلانے سے قاصر ہے۔ اور پھر آگ کا گلستان بننا۔ ... بخاری شریف کی ایک حدیث پاک نظر کے سامنے سے گزری فرماتے ہیں کہ ایک دن ... السلام خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اتنے میں ایک گنوار آیا اور کہنے لگا کہ رسول اللہ دعا ... سخت گرمی پڑ رہی ہے۔ جانور سب ہلاک ہوئے۔ فصلیں تباہ ہوئی۔ دعا کیجئے کہ اللہ ... برسائے۔ راوی کہتا ہے کہ ابھی حضورؐ کے ہاتھ مبارک اٹھے ہی تھے کہ باران ... ہوئی۔ راوی آگے کہتا ہے کہ ہم دیکھ رہے تھے کہ نبی آخرالزمانؐ خطبہ ارشاد فرما ... اور انکے ریش مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ اور اس کے بعد پورا ایک ہفتہ بارش ... دوسرے ہفتے پھر وہی گنوار آیا اور اب کے بارش روکنے کے لئے حضورؐ پرنور ... حضورؐ نے ہاتھ مبارک اٹھایا اور جتنا بادل اس شہر کے اوپر تھا، وہ درمیان سے

ایک دائرے کی شکل میں ہٹ گیا اور شہر سے باہر اردگرد بدستور بارش ہوتی رہی۔

کیا یہ سب کچھ سائنس کے ایجادات سے ممکن ہے؟ اگر ہے تو صرف اور صرف
عزوجل وحدہ لاشریک پر مکمل ایمان اور اعتقاد ہی سے ممکن ہے ۔

گر ہو جو ابراہیم کا ایمان پیدا
آگ آج بھی کرسکتی ہے انداز گلستان پیدا

امام مسجد کا کیا کام کہ نمازیوں کو سائنس پڑھنے کی ترغیب دے۔ وہ تو پہلے سے
لوگ جانتے ہیں اور اس کے لئے ایک دوسرے کے سر توڑتے ہیں۔ سائنس اور دنیاوی تعلیم
تو سب حاصل کر رہے ہیں۔ اگر بھلا دیا ہے۔ تو صرف دین مبین کو بھلا دیا ہے۔ دنیا کے
تو ہر جائز ناجائز سے گریز نہیں کیا جارہا ہے۔

امام مسجد کو معلوم ہے۔ کہ جدید سائنسی ایجادات سے تو دین اسلام کا جنازہ نکل
ہے۔ بھلا کوئی اپنی دشمن کی تعریف کرسکتا ہے۔ یہ کونسی دانائی کی بات ہے؟

امام مسجد تو اس چیز کی طرف ترغیب دے رہا کہ جو قابل اعتماد ہے۔ اور تجربے
مشاہدے سے گزرے ہوں' امام مسجد کو تو معلوم ہے۔ کہ ابرھہ کے پاس ہزاروں فوج'
ساز و سامان اور ہاتھی تھے۔ اور عبدالمطلب کے پاس کچھ بھی نہیں۔ دعاء کے لئے
اٹھائے۔ دعاء قبول ہوئی اور ابرھہ بمع اپنے فوج جاہ و جلال کے ساتھ' اللہ تعالیٰ کی
مخلوق کے ہاتھوں تباہ و برباد نیست و نابود ہوگیا۔ اور خانہ کعبہ ہے کہ چمکتا دمکتا آج بھی
وہی شان بان کے ساتھ قائم ہے۔ اور تاقیامت قائم رہے گا۔

قرآن اس بات پر گواہ ہے۔ جو کہ تمام دنیا کے کتابوں سے سچا اور کھرا ہے۔
پرانے زمانے کے لوگ بہت زیادہ مضبوط ماہر اور کاریگر تھے۔ مثال دی ہے۔ عاد و ثمود
دوسری قوموں کی۔ انکی مہارت کا بھی قرآن میں ذکر واضح طور پر موجود ہے۔ اور انکی قوت
بھی۔ لیکن جب پیغمبر وقت کا کہا نہ مانا تو نیست و نابود ہوگئے۔ اور انکی اجڑی بستیاں آج
موجود ہیں۔ ہم نے تو علماء حق سے سنا ہے۔ کہ تقریباً" 124000 پیغمبر اس دنیا میں آئے ہیں
سب نے یہ کہا ہے۔ کہ کہو اللہ ایک ہے اور اسکے سوا عبادت کا لائق کوئی دوسرا نہیں
مذکورہ انبیاء میں کس نے بھی دنیا حاصل کرنے کی بات نہیں کی۔ سب نے مخلوق کو ایک
وحدہ لاشریک کی طرف بلایا۔

بات واضح ہے کہ جب کسی چیز کو دوام نہیں۔ اس کے لئے جان مارنا کہاں کی
مشاہدے کی بات ہے۔ اللہ جل شانہ رب العالمین نے تمام خلائق کو ایک
کے لئے ایک خاص وقت تک حیات دی ہے۔ جب وہ وقت قریب پہنچا ہے۔
یہاں رہ جاتا ہے۔ اور بندہ کوچ کر چلا جاتا ہے۔ تمام دنیاوی اشیاء یہاں رہ جاتے
اعمال انسان کے ساتھ ساتھ چلتے رہتے ہیں ۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہو تو پل کی خبر نہیں

ہر آدمی اپنے اپنے کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کوئی لوہار تو کوئی بڑھئی کوئی وکیل
کوئی ڈرائیور تو کوئی پائلٹ اور کوئی زمیندار' کاریگر اور کوئی مزدور' کوئی کلرک
کوئی بادشاہ تو کوئی گدا۔ خالق کائنات کی بصیرت اور دانائی ہر کام اور ہر شخص
تقسیم کار سے وہ قادر مطلق دنیا کا یہ وسیع و عریض نظام چلا رہا ہے۔
ہے۔ اس لہذا اگر امام مسجد سائنس دان کی بات کرے یا کہے یا ڈاکٹر گوالے کی باتیں کرنے لگے
ڈرائیور ایک پائلٹ کی یا جہاز کی باتیں کہنے لگے یہ نہایت بے ہودا اور غیر معقول
اور لوگ ان حضرات کو پاگل کہنے لگے جائیں گے۔ اسلئے امام مسجد کو سائنس
باتیں کرنا جچتی نہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی بے پناہ اور لاتعداد مخلوق کو رزق بہم پہنچا رہا ہے۔ یہ کام اللہ تعالیٰ کے
سائنس دان یا سائنسی ایجادات کی بس کی بات نہیں۔ اس رزق کو مخلوق تک پہنچانے
اللہ نے مختلف طریقے مقرر کئے ہیں۔ انسان کو عقل دی ہے۔ اسلئے اسے رزق
کے لئے مشقت میں ڈال دیا ہے۔ جسکے اور بھی کئی رموز اور اوصاف ہیں۔
اسکے برعکس جانوروں کو بلا مشقت زرق دے رہا ہے۔ اور انسان سے اچھا رزق
ہے۔ دیکھئے ایک شیر ہے جنگل میں وہ گھاس ہرگز نہیں کھاتا۔ وہ گوشت کھاتا ہے اور
کر اسے روزانہ تازہ گوشت دے رہا ہے۔ جنگل میں اور جانور دیکھئے کوئی معاش
سب خوب ترو تازہ اچھلتے کودے نظر آتے ہیں۔ آدمی کو اسے گود میں لینے کو جی
سب جانور نہایت صاف ستھرے اور نفیس ہوتے ہیں۔
اور یہ تمام کام سائنس کا کرشمہ نہیں قدرت کا کرشمہ ہے۔ اور اسکو سمجھنے کے لئے

Scanned with CamScanner

ایمان کی دولت چاہئے سائنس کی نہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں نے ہمیشہ اتفاق و اتحاد اور ایمان باللہ کی مضبوط تلوار سے دشمن کو ہمیشہ شکست فاش دی ہے۔ مسلمانوں کی چودہ لاکھ مربع میل پر حکومت ایک ریکارڈ ہے۔ غیر مسلم مسلمانوں کی تاریخ سے واقف ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر یہ قوم متحد ہوگئی تو پھر غیر مسلموں کی خیر نہیں۔ یہ بات عقل سے بعید ہے۔ کہ مسلمانوں کی اتحاد سے نہیں بلکہ اندرونی توڑ پھوڑ سے تو انکو فائدہ ہے۔ اس توڑ پھوڑ پیدا کرنے میں تو اہل مغرب کا ہاتھ ہے۔

یہ کونسی دانائی کی بات ہے کہ کوسوں میل دور دشمن کا مکان گرے اور نقصان مجھے ہو۔ یا میرے مکان کو ہو۔ نقصان تو اسے ہوگا کہ جو قریب ہو۔ اور یہ تو مشاہدہ کی بات ہے قیاس بھی نہیں۔ آجکل جس ملک میں بھی خاص کر دشمن ملک میں جب کبھی بھی اندرونی گڑ بڑ ہوئی ہے۔ فائدہ بیرونی دشمن کو ملا ہے۔ روس کی حالیہ اندرونی خلفشار سے پڑوسیوں کو فائدہ پہنچا ہے۔ اور انکے سب سے بڑے دشمن کو (امریکہ کو) جتنا فائدہ پہنچا ہے اور کس کو نہیں۔ یہ تو ایک زندہ مثال ہے۔

شکریہ

خیر اندیش

اختر علی شاہ

شرکت کی حقیقت اور اس کا دائرہ کار

مفتی غلام الرحمٰن

زبان میں "الشرکة (بفتح الشین و کسر الرآء) الشرکة (بفتح الشین و سکون الرآء) اور الشرکة (بکسر الشین و سکون الرآء) ہے۔ (۱)

میں موخر الذکر لغت فصیح سمجھی جاتی ہے حتی کہ بعض علماء نے اول الذکر کے ثبوت سے انکار کیا ہے۔ (۲)

کسی ایسی چیزوں کا آپس میں خلط کو کہا جاتا ہے۔ کہ حصص اور اشیاء سے امتیاز باقی نہ رہے۔ ایسے خلط میں چونکہ عقد اور باہمی معاہدہ کا نمایاں لئے بسا اوقات "شرکت" کا اطلاق خود اس "عقد" پر ہوتا ہے کہ بول کر اس سے نفس عقد مراد لیا جاتا ہے اگرچہ اس میں کسی مال کی ... ہے۔ (۳)

"عقد" پر اس کا اطلاق زیادہ ہے

اصطلاحی معنی

الحصکفی شرکت کی اصطلاحی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے

"عقد بین المتشارکین فی الاصل و الربح" (۴)

(دو یا دو سے زائد) شرکاء کے ایسے باہمی معاہدے کا نام ہے جس میں اصل اور منافع میں شرکت رہے۔

ابو العینین، "الشرکات فی الفقہ الاسلامی" (دار النہضۃ العربیۃ /۵)

الجزیری "کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ" دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۶ھ ج ۳ ص ۶۳

البابرتی، شرح العنایۃ علی الھدایۃ علی حاشیہ فتح القدیر" (مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ (۵/۳۷۶

حاشیہ رد المحتار) "المکتبۃ الماجدیۃ کوئٹہ" ۱۳۹۹ ج (۳/۳۶۳

احناف کی عام کتابوں میں اس سے ملتی

تعریف پائی جاتی ہے۔ ڈاکٹر وھبہ الزحیلی نے اس کو "اولی التعاریف" کہا ہے فرمایا دوسری تعریفات میں اثر نتیجہ یا مقاصد منظور نظر رکھے جاتے ہیں جبکہ اس تعریف شرکت کی حقیقت "عقد" سے بیان ہوئی ہے۔ (۱)

جو شرکت کا لغوی مفہوم ہے اس جیسی تعریف کو مدنظر رکھتے ہوئے اندازہ ہوتا شرکت کا وجود خارج میں چند امور کا محتاج ہے۔

(ا) **باہمی معاہدہ :** یعنی شرکت تب ہوگی جب شرکاء کا آپس میں معاہدہ ہو "عقد" ہونا اس کا مقتضی ہے۔ اس لئے جہاں کہیں معاہدہ نہ ہو تو وہاں شرکت رہے گی۔

(2) دوسری چیز شرکاء کا راس المال (CAPITAL) اور اس کے ربح ((PROFIT) میں ہو۔

جزوی خوبی سے قطع نظر مذکورہ تعریف میں یہ کمی محسوس کی جاتی ہے کہ اس کی شرکت کے بعض اقسام کو شامل نہیں کیونکہ اس میں "راس المال" کا ہونا ضروری جبکہ شرکت کی بعض اقسام۔ مثلاً" شرکت فی الوجوہ " اور "شرکت فی العمل" میں المال نہیں پایا جاتا۔ ان دونوں اقسام میں بغیر کسی راس المال کے محض طرفین کی قابلیت یا تعلقات کی بناء پر کاروبار چلایا جاتا ہے۔ اس لئے مذکورہ تعریف کی رو شرکت کی قسمیں نہیں ہونی چاہیئے۔ حالانکہ دوسری اقسام کی طرح یہ بھی مستقل ہیں۔ تاہم بعض اقسام کی حقیقت کی نشاندہی کے لئے ایسی تعریفات کی اہمیت سے نہیں کیا جا سکتا۔

عبدالرحمان الجزیری فرماتے ہیں کہ

اصطلاحی مفہوم ' انواع و اقسام میں اختلاف کی وجہ سے مختلف ہوتا رہتا ہے۔ (۲) بلکہ بعض اقسام کے جواز اور عدم جواز میں اختلاف کیو جہ سے عبارات میں اختلاف دائرہ اور وسیع ہو جاتا ہے۔

(۱) الفقہ الاسلامی وادلتہ' دارالفکر دمشق ' ۱۴۰۵ ج (۴/۷۹۳)

(۲) الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج : ۳ / ۶۳

۱۳۰.

کرام نے اپنی صوابدید پر نظر رکھ کر کسی ایسی حقیقت پر متفق ہونا "جو تمام اقسام کیلئے شامل ہو اور جملہ کے نقطہ نظر کا ترجمان ہو " مشکل ہے جہاں کہیں کسی پر جو حقیقت ظاہر ہوئی تعریف کی۔

شرکت کی حقیقت

دور میں "شرکت" چونکہ اقتصادیات اور کاروباری نظام کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے کل کی اصطلاح میں "شرکت" کے مصداق کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس میں کاروباری تصور نمایاں ہو۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ

"شرکت" کاروباری نظام کی ایک ایسی صورت ہے جس میں دو یا دو سے زیادہ اشخاص جو ... سے تجاوز نہ ہوں شریک ہوں۔ " (۱)

بارہ تعریف ہے جس میں اقتصادی اور معاشی پہلو کو مدنظر رکھا جاتا ہے عرف میں بھی "شرکت" کا دائرہ کار یہی سمجھا جاتا ہے کہ چند آدمی ملکر باہمی معاہدہ سے کوئی کاروبار شروع کریں۔ ایسی حالت میں شرکاء کو اس ضابطہ کی رعایت کرنی ہوتی ہے جس کے تحت ان کا کاروباری تشخص پر معرض وجود میں آتا ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ

389

A form of business organization in which two or more persons up to a maximum of twenty (Incapt, in care of solicitor, accountant, and stock Holders) join together to undertake some form of Business activity

(J.L. Honsun
"Dictionary of Economics and Commerce:,
The English Language Book Society London,
1979 - P - 359

۱۳۱

"شرکت دو یا دو سے زیادہ اشخاص کے درمیان وہ تعلق ہے جو کسی کاروبار کو مشترکہ طور پر چلانے کے لئے قائم کیا گیا ہو۔ (۱)

"شرکت" کے مفہوم کے مصداق کے لئے کم از کم دو افراد کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ تعدد کا ادنیٰ مقدار ہے جس کی شرکت تقاضا کرتی ہے۔ البتہ اس سے زیادہ کتنے افراد کا ہونا چاہیے تو اول الذکر تعریف میں بیس تک تحدید کی گئی ہے۔

جہاں کہیں شرکاء کی تعداد اس سے متجاوز ہو جائے تو مروجہ قانون کی رو سے شرکت نہیں سمجھی جائے گی۔ ایسی جماعت ان مراعات کی مستحق نہیں رہتی جو قانون کے نہج پر شرکاء کو حاصل رہتی ہیں۔ اگرچہ شرعی نقطہ نظر سے اس میں شرکاء کی تعداد پر کوئی خاص پابندی نہیں۔

ملکی دستور میں شرکت کی حقیقت

ملکی دستور میں بھی "شرکت" کو کاروباری تنظیم کی حیثیت سے تسلیم کرکے قانونی تحفظ دیا گیا ہے۔ اس لئے پاکستان کے قانون میں اس کی حقیقت یوں بیان کی گئی ہے۔

"کہ جب ایک سے زائد اشخاص مل کر کوئی کام یا کاروبار شروع کرتے ہیں اور ان میں سے ایک یا سب ملکر آپس میں مفادات اور منافع کیلئے فرائض انجام دیتے ہیں تو ان کے اس تعلق کو "شرکت داری" کہا جاتا ہے۔ (۲)

(1) A partnership is an association of two or, more persons who own a business jointly.

"Academic American Encyclopedia Business Administration, Grolior Incorporated Panbury Connecticut U.S.A."
(Vol:- 3 Page 586)

(2) Partnership is the relation between persons who have agreed to share the Profits of a business carkied on by all or any of them acting forall

The Partnership
act 4

... شرکت کے لئے ...

اندازہ ہوتا ہے کہ قانونی اعتبار سے

گویا یہ امور شرکت کے اجزائے ترکیبی کے درجہ میں ہیں۔

... سے زائد افراد کسی جائز کام کیلئے کوئی اقرار نامہ کریں۔

... لازمی طور پر کاروبار سے متعلق ہو

... کوئی ایک حصہ دار کام انجام دے

... یا تو سب ملکر کریں۔ یا ان کی اجازت سے

... کاروبار سے حاصل ہونے والے منافع میں شریک ہوں۔ (۱)

... شرکاء ... شرکت کی حقیقت

... موضوع میں شرکت کا دائرہ صرف کاروباری میدان تک محدود نہیں۔ بلکہ یہ اس

... موضوع میں ... کا مقتضی ہے اس لئے مذکورہ حقیقت موضوع کی پوری نشاندہی نہیں

... مفہوم ... موضوع کے جزو ہونے سے انکار نہیں۔ بلکہ دوسرے اجزاء کی نسبت سے

... اہم موضوع ... تعلق زیادہ ہے۔

... شرکت سے ... "شرکت" کیلئے ایسی تعریف کی ضرورت ہے جس کا دائرہ کار صرف

... "عقد" تک محدود نہ ہو اس میں "شرکت ملک" کی خصوصیت پائی جاتی ہو بلکہ

... الاباحۃ" کی نشاندہی بھی اس تعریف میں شامل ہو۔ تاکہ جملہ افراد کی حقیقت و

... موضوع حاوی رہے۔ کیونکہ شرکت کا اطلاق صرف "عقد" سے خاص نہیں۔

... کا اطلاق "شرکت الملک" اور شرکۃ الاباحۃ" پر بھی ہوتا ہے جس میں اموال

... طور پر کسی ایک شخص کی ملکیت میں نہیں ہوتے

... مخلوق خدا کو ایسی مباح اشیاء سے خاص ذرائع سے استفادہ کا حق حاصل ہے بلکہ

... اور قبضہ کے بعد جزوی طور پر ملکیت آتی ہے۔ (۳)

(1) A.M. Chaudhry, Commentary on Pantnership Act, All Pakistan Legal Decision Lahore, P - 6

... لاحکام۔ المادہ ۱۰۴۵

لہٰذا زیرِ نظر موضوع میں "اموال مشترکہ" سے مراد ہر وہ مالیت یا حق ملکیت ہے جو شرکت کی کسی قسم سے انسان کو حاصل ہو۔ بلکہ ضمناً" اس میں "حقوق مجردہ" سے بھی بحث ہوگی۔ جو ذاتی طور پر مال نہیں ہوتا۔ لیکن نسل انسانی کی بقاء اور دنیا کے نظام حیات میں تسلسل کے تحفظ میں اس کا دخل ضرور ہے۔ ایسی حالت میں ان سے استفادہ انسان کا بنیادی حق شمار ہوتا ہے۔

شرکت کی عام تعریف

جن فقہاء کرام کا منظور نظر شرکت کی کوئی خاص قسم نہیں رہی تو انہوں نے عمومی حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی ایسی تعریف کی جس کا دائرہ جملہ اقسام پر حاوری رہا۔ چنانچہ عالم بن العلاء الانصاری (م ۷۸٦ ھ) فرماتے ہیں۔

الشرکۃ اختصاص الشریکین فصاعدا بمحلۃ واحدۃ و قیل انها عبارۃ عن الاختلاط بحیث لا یعرف احد النصیبین من الاخر (۱)

موصوف نے مذکورہ عبارت سے دو تعریفات کی طرف اشارہ کیا۔ اور دونوں تعریفات عام ہیں۔ چنانچہ اول الذکر تعریف کی رو سے کسی ایک جگہ میں دو یا دو سے زائد اشخاص کا کسی خاص حق کے ساتھ متعلق رہنے کا نام شرکت ہے اور۔

موخر الذکر میں جہاں کہیں حصص کا ایسا اختلاط آئے جس میں ایک دوسرے کے حصہ کی پہچان مشکل ہو۔ تو اس کو شرکت کہا جائے گا۔

فقہ شافعی کی رو سے بھی شرکت کے مفہوم میں ایسی وسعت کی گنجائش پائی جاتی ہے چنانچہ شمس الدین محمد بن العباس الرملی (م ۱۰۰۴ھ) فرماتے ہیں

و شرعا ثبوت الحق شائعا" فی شیء واحد او عقد یقتضی (۱)

شرعا" شرکت اس حق کا نام ہے کہ جب شائع طور پر کسی چیز میں پائی جاتی ہو۔ یا کسی عقد کا نتیجہ اور ثمرہ ہو اس لئے شرکت اختیاری کے علاوہ یہ تعریف شرکت اضطراری کو بھی شامل رہی۔

---

(۱) "الفتاوی التاتارخانیہ" ادارۃ القرآن کراچی ' ۱۴۱۱ ' ج (۵/٦٢٠)

(۲) نہایۃ المحتاج الی شرح المنہاج ' المکتبہ الاسلامیہ ' الریاض ج (۵/۲)

... عمومی اندا...

... شرکت کی تعریف ایسے عمومی ...

... اور "اضطراری" سے نکل کر "شرکت الاباحۃ" تک

... الاجتماع فی استحقاق او تصرف له

... یا استحقاق میں اجتماعی تصور کا نام ہے" کسی سڑک پر چلنے پھرنے

... پانی، آگ اور گھاس میں شرکت کے علاوہ ... معاشرہ کے ہر فرد کو بلا

... میں ہر ... کرنے کا حق بھی آتا ہے کیونکہ ان سے

... استفادہ کا حق حاصل ہے۔ ... اور کہتے ہیں کہ شرکت ھی

... کے ایسے عمومی تصور کے قائل ہیں (۲)

... حقوق الملاک فی الشی الواحد علی سبیل الشیاع

... کئی مالکوں کو علی سبیل الشیوع حق ملکیت ملنے کا نام شرکت ہے۔

... نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ شرکت کی حقیقت صرف یہاں تک

... فقہی کتابوں میں بیان کی گئی ہے کہ کئی افراد ملکر کوئی کاروبار شروع

... جو عام ... کسی کے مرنے پر ورثاء کو شرعی اور قانونی اعتبار سے ملکیت کا حق ثابت

... بھی شرکت پائی جاتی ہے جہاں اللہ تعالی نے نسل انسانی کی بقاء کے لئے دنیا

... چیزیں پیدا فرمائی ہیں جن سے ہر شخص اپنی ضروریات پوری کر سکتا ہے۔ ایسی

... تعالی نے آزاد رکھی ہیں۔ ہر ایک کو استفادہ حاصل کرنے کا حق حاصل ہے تاہم

... اجارہ داری کی گنجائش نہیں جس سے انکی عمومی حیثیت متاثر ہو۔

... انفرادی قبضہ ہو جس سے دوسرے کا حق استفادہ متاثر ہو۔

... میں "الاہم فالاہم" کو مدنظر رکھتے ہوئے جہاں کہیں کسی چیز پر زندگی کا

... ہو اور قدم بقدم اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہو اس کے بغیر انسان کا جینا

... اللہ تعالی نے ان کو مباح الاصل رکھا۔

... مرابحہ القاہرہ ۱۴۰۹ ' ج ۷ / ۱۰۹

... فی الفقہ الاسلامی ۵ر

Scanned with CamScanner

ان پر ایسا اقدام جس سے دوسرے افراد کے حقوق متاثر ہوں اپنے آپ سے بغاوت
مترادف قرار دیا

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔
"تین آدمی ایسے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا
اس پر نظر کرم رکھے گا۔
ایک شخص وہ ہے جس نے اپنی ضرورت سے زائد پانی سے دوسرے انسان کو محروم
۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے آج کے دن میں تجھ سے اپنی مہربانی اور
کرم ایسا بند رکھوں گا جیسا کہ تو نے دنیا میں ان چیزوں کو بند رکھا تھا۔ جو تیرے ہاتھ
کی کمائی نہیں تھی۔ (۱)

جب یہ ثابت ہوا کہ شرکت کا دائرہ وسیع ہے اور اس کی حقیقت تینوں انواع کو
ہے اب قرآن و حدیث کی روشنی میں ان جملہ اقسام کے ثبوت کا جائزہ پیش کیا جاتا
تاکہ ان کی شرعی حیثیت واضح ہو۔

شرکت کی مشروعیت

(Lauful of Partnership)

شریعت نے شرکت کی ضرورت و اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اسلامی معاشرہ میں ا
کے وجود کو باقی رکھا۔ بلکہ قدم بقدم اس کی حوصلہ افزائی کی شرکاء کے حقوق کے تح
اور ان کی محنت و سعی کو ثمر آور بنانے کے لئے مختلف اقدامات کئے۔ چنانچہ قرآن
حدیث کی متعدد نصوص شرکت کے جواز پر ناطق ہیں۔ چند آیات اور احادیث ملاحظہ
ہوں۔

(۱) وَإِن كَانُوٓا۟ أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى ٱلثُّلُثِ الآية ۚ

ویسے تو میراث کے تمام مسائل شرکت کے ثبوت اور جواز پر دلالت کرتے ہیں کیونکہ
مورث کی جائیداد میں اگر پسماندہ ورثاء کی شرکت ثابت نہ ہو تو کسی وارث کو جائیداد
تقسیم کرنے اور اس سے استفادہ کا حق نہیں پہنچتا۔ اس آیت میں اخیافی بہن و بھائیوں

(۱) محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح البخاری اصح المطابع کراچی، ۱۳۸۱ھ ج ۲/ ۱۱۰۹
(۲) النساء، ۱۲

۴۳۶

تو تمام بہن و بھائی
ہو رہی ہے کہ اگر یہ ایک سے زائد ہوں
۱/۳ حصہ میں مساوی طور پر شریک رہیں گے۔ (۱)
کثیرا من الخلطاء لیبغی بعضهم علی بعض الا الذین
الصالحت وقلیل ماھم الآیۃ (۲)
پہلو میں احتیاط برتنے کی ضرورت کی طرف توجہ دلانے کے لئے اللہ تعالیٰ
شرکت میں شرکاء ایک دوسرے پر زیادتی کیا کرتے ہیں۔
اور بات سے تنبیہ کر دی ہے کہ جب دو انسانوں میں شرکت کا کوئی معاملہ ہو تو
اس بات پر ایک دوسرے کی حق تلفی کی جاتی ہے بسا اوقات ایک آدمی ایک کام کو
ہوا ایک گزرتا ہے لیکن درحقیقت وہ گناہ کا سبب ہوتا ہے اس لئے ایسے معاملہ
کی تعلیم دیدی گئی۔
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔
کا تیسرا ہوتا ہوں جب ایک شریک دوسرے ساتھی سے خیانت نہ کرے لیکن
ایک دوسرے سے خیانت کرتے ہیں تو میں ان کے درمیان سے نکل جاتا ہوں۔

کے ساتھ ہونے کا مقصد یہ ہے کہ جب شرکاء کا باہمی معاملہ دیانت داری کا ہو
دوسرے کے حقوق کی نگہداشت ہو تو ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں
ڈالتے ہیں اور ان سے رحم و کرم کا معاملہ فرماتے ہیں۔ لیکن خیانت جیسے قبیح فعل
ارتکاب سے اللہ تعالیٰ کی خصوصی مدد ان کے ساتھ باقی نہیں رہتی۔ چنانچہ ایک
پر بدظنی کا شکار ہو کر کاروبار سے خاطر خواہ نتیجہ سامنے نہیں آتا۔

اخیافی بہن و بھائی وہ ہیں جن کے باپ الگ اور ماں ایک ہوں۔ ان کو وراثت میں حصہ ملنے
کے لیے شرط ہے کہ میت کے اصول و فروع نہ ہوں۔ اس لئے جہاں کہیں میت کی نسل یا آباء
میں کوئی زندہ ہو تو اخیافی بہن و بھائی محروم رہیں گے۔ پھر ان میں اگر ایک بہن یا بھائی
ہو تو اس کو ۱/۶ حصہ دیا جائے گا البتہ دو یا دو سے زائد ہونے کے وقت 1/3 حصہ میں تمام
شریک رہیں گے۔

ابو داؤد السجستانی، سنن ابی داؤد سعید کمپنی کراچی، ۱۳۹۳ھ۔ ج ۲/ ۱۲۴

۴۳۷

(۴) روایات میں ایسے کئی واقعات پائے جاتے ہیں ۔ جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس شرکت کا معاملہ فرمایا ۔ چنانچہ سائب بن ابی السائبؓ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک کار رہے ہیں (۱) بعض روایات میں ہے کہ حضرت سائب بن ابی سائبؓ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بعثت کے بعد حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ ایام جاہلیت میں میرے شریک کار تھے ۔ آپ ایک بہترین شریک تھے آپ نے مجھ سے نہ کوئی چیز منع کی اور نہ میرے ساتھ بحث و مباحثہ کیا ۔ ے تو آپ ﷺ

"مرحبا دا فی و شریکی کان لا یداری والا یماری" کے الفاظ سے خوش آمدید فرمایا ۔ (۲)

(۵) شرکت کی مشروعیت کے لئے اس دلیل کی اہمیت سے انکار نہیں ۔ کہ رسول کریم ﷺ جس دور میں بھیجے گئے تھے ۔ اس دور میں لوگ آپس میں شرکت کا کاروبار کرتے تھے آپ ﷺ نے لوگوں کے شراکتی معاملات کو دیکھتے ہوئے اس پر انکار نہیں فرمایا آپ ﷺ کی خاموشی بھی معنی خیز تھی ۔ جس سے ثبوت اور جزئیت کے لئے "تقریر النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کے مواد پائے جاتے ہیں ۔

یہ ایسے دلائل تھے جن سے نفس شرکت کا ثبوت نمایاں تھا ۔ زیر نظر موضوع میں چونکہ شرکت کی کئی قسمیں زیر بحث آئیں گی اس لئے قرآن و حدیث کے حوالہ سے تینوں قسموں کا مطالعہ مناسب رہے گا ۔

شرکت فی الاباحتہ کی دلیل

آئندہ مباحث میں انشاء اللہ تعالیٰ اس کی حقیقت واضح ہو جائے گی تاہم پانی اور آگ وغیرہ میں جملہ کائنات کا حق الانتفاع شرکت الاباحۃ کے مترادف ہے قرآن سے اس کی واضح نشاندہی ہوتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔

ونبئهم ان الماء قسمة بينهم كل شرب محتضر ۳

(۱) ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی الاصابہ فی تمیز الصحابہؓ " ج ۲/۱۰ ۔
(۲) الفقہ الاسلامی ج ۴ر۸۷۶
(۳) سورۃ القمر آیت = ۔ (۲۸)

الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ اپنی قوم سے بتلا دینا کہ کنویں کا ہے ہر ایک باری باری والا حاضر ہوا کرے ۔ یعنی اونٹنی اپنی باری میں پانی اپنی باری میں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کنویں کے پانی سے تمام انسانوں حاصل ہے ۔

اپنے استفادہ کے لئے کوئی ایسا مشروع طریقہ کار وضع کر سکتے ہیں جس ضرورت پوری ہو اور کسی دوسرے کو محروم رکھنے کا طریقہ نہ ہو ۔ چنانچہ ﷺ نے مشترکہ پراپرٹی (PROPERTY) میں حق استفادہ ایسا مستحکم اور انسانیت سے رشتہ ہر ایک کو استفادہ کا حق عطا فرمایا اور فرمایا

فی ثلث

الکلاء، والنار (۱)

گھاس اور آگ تینوں میں شریک ہیں ۔

ہیں جن پر انسان کی زندگی کی بقاء کا دارومدار ہے اگر ان سے استفادہ کا حق اس سے زندگی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی ۔

" کے زمرہ میں وہ امور بھی شامل ہیں ۔ جن پر انسان کے کسی دوسرے استفادہ موقوف ہو ۔ مثلاً" عام راستوں پر ہر ایک کو چلنے کا حق حاصل ہے اور عمومی جنگلات سے ہر ایک اپنی حاجت پوری کر سکتا ہے ورنہ اس کی انتظام درہم برہم ہوگا تاہم بعض اشیاء خاص اوقات میں خاص حالات کے ملکیت کو قبول کر لیتی ہیں جن سے دوسرے کے استفادہ کا حق ختم ہو جاتا کے لئے خاص اسباب ہوتے ہیں ۔

اضطراری کی دلیل

اضطراری" کے ثبوت کے لئے اہم دلیل قانون وراثت ہے

میں جائیداد کی تقسیم میت کی وصیت کے مطابق کی جاتی تھی لیکن بعد میں

عنایہ علی الحدایہ علی حاش فتح القدیر ج ۶ر۵۶
البیہقی نے الفاظ پر روایت نقل فرمائی ہے البتہ سنن ابوداؤد میں یہ روایت "باب فی منع المسلمون شرکاء فی ثلث الحدیث کے الفاظ سے مروی ہے ۔ (سنن بی داؤد ج ۲ر۱۳۶)

Scanned with CamScanner

اس میں ترمیم ہو کر میت کی وصیت ۱/۳ حصہ تک محدود رکھی گئی۔ بشرطیکہ کسی…
شخص کے لئے وصیت نہ ہو جس کو وراثت میں حصہ ملتا ہو۔ ۲/۳ حصہ کے…
شریعت نے ورثاء کے تین درجے بنا دیئے۔ جو "ذوی الفروض"، عصبہ اور ذوی الارحام…
اول الذکر دونوں طبقوں کی عدم موجودگی میں موخر الذکر کو وراثت ملنے کی حق رسائی…
رسدگی سے اندازہ ہوتا ہے کہ شریعت نے جملہ ورثاء کی شرکت کی تسلیم کر کے…
حصے دیئے اور تقسیم کرنے کا حق دیا۔ جائیداد متروکہ میں ورثاء کی شرکت ایک…
اختیاری معاملہ ہے یہ کسی کے فعل و کسب کا تابع نہیں بلکہ ورثاء کے علم کے بغیر…
یہ حق ان کے لئے ثابت ہوتا ہے۔
پھر کسی کو اس سے محروم کرنے کا حق بھی نہیں پہنچتا۔ اس لئے

شرکت اختیاری کی دلیل

شرکت اختیاری کی کئی قسمیں ہیں بعض قسمیں فقہا امت کے نزدیک اتفاقی ہیں…
قسموں میں اختلاف پایا جاتا ہے احادیث سے بعض اقسام کی نشاندہی ہوتی ہے مثلاً
حضرت براء بن عازبؓ اور حضرت زید بن ارقمؓ کے بارے میں آتا ہے کہ ان دونوں…
مشترکہ کاروبار تھا۔ انہوں نے کہیں چاندی خریدی۔ جس میں کچھ نقد اور کچھ…
۔ جب یہ بات رسول کریم ﷺ کو پہنچی۔ تو آپ ﷺ نے جو سودا نقد…
۔ اس کی اجازت عطا فرمائی۔ اور جس میں نسیئہ تھی اس کو واپس کیا (۱)
کیونکہ چاندی کا دراہم سے خریدنا "عقد صرف" ہے جس کے جواز کے لئے یہ ضروری…
ہے کہ اس میں نسیہ نہ ہو۔ اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ان دو اکابرین نے شرکت…
کاروبار کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ شرکت اختیاری ہے پھر اس میں شرکت عنان کا…
احتمال ہے کیونکہ شرکت معاوضہ کے لئے کلی مساوات شرط ہے۔ جو روایت سے…
نہیں۔

ایسا ہی حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک…
میں دو آدمی آپس میں شریک تھے۔ جنہیں ایک بازار میں کام کرتا تھا۔

(۱) ظفر احمد عثمانی ' (اعلاء السنن ' ادارۃ القرآن والعلوم اسلامیہ کراچی۔ ج ۱۳/۱۸)

…میں حاضر رہتا۔ اور رسول کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتا تھا۔ جب
…تقسیم کا وقت آیا تو کاروبار کرنے والے نے زیادہ حصے کا مطالبہ کیا۔ کیونکہ میں
…تا تھا۔ اور تم مسجد میں بیٹھے رہتے۔ دونوں نے اپنا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ
…کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کاروباری شخص سے
…تیرے بھائی کی وجہ سے آمدنی ہوتی ہے (۱)
…ثبوت کے علاوہ روایت سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ شرکت میں جملہ شرکاء
…کام کرنا ضروری نہیں۔
…بعض روایات سے "شرکت فی الاعمال" کا ثبوت ملتا ہے حضرت ابوعبیدہؓ فرماتے
…میں (حضرت عمارؓ) اور حضرت سعدؓ تینوں جنگ و بدر میں آپس میں شریک تھے۔
…ہیں کہ (حضرت) سعدؓ نے دو گرفتار کر لائے۔ جبکہ میں نے اور حضرت عمارؓ نے
…نہیں لایا (۲)"
…کہ ان کا آپس میں کوئی مال شریک نہ تھا۔ بلکہ شرکت کا معاملہ ان کی محنت
…تا تھا۔ غنیمت میں جس کو جو کچھ ملتا۔ اس میں دوسرے کو حصہ دیتے۔ جس
…اور "شرکت فی الاعمال" کا نام دیتے ہیں۔
…کے فوائد و ثمرات
…خواہ اختیاری ہو۔ یا اضطراری ' انفرادی حالت کی نسبت سے اس میں زیادہ فائدہ
…ہے۔ شرکت کے ذریعے بکھری ہوئی قوت اور طاقت کی جاتی ہے۔ انفرادی طور
…اپنی قوت اور طاقت آزمانے کا وہ معیار برقرار نہیں رکھ سکتا۔ جو اجتماعی طور پر
…لئے ممکن ہو۔
…میں انسان کو جوہر کمالات دکھانے کے لئے کافی مواقع پائے جاتے ہیں۔ آئے دن
…تے ہیں کہ انفرادی کاروبار کی نسبت سے اجتماعی طور پر کاروبار کرنے کے فوائد اور
…زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ ایسٹ انڈیا کمپنی (INDIA COMPANY
…نے مشترکہ کاروبار کے بل بوتے پورے ہندوستان کی سرزمین پر حکومت کی۔

…الشرکات فی الفقہ الاسلامی۔ ۹۰
…سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۲۳

انفرادی طور پر انسان کی محنت کے آثار اس کی ذات اور زیادہ سے اس کے گھر تک
رہتے ہیں ۔ لیکن اجتماعی سوچ و فکر کے مشترکہ کاروبار کے اثرات پورے ملک
رہتے ہیں ۔ جس ملک میں "شراکتی کھاتے" پائیدار اور مستحکم ہوں ان کے
ہو ۔ اور زیادہ سے زیادہ مراعات ان کو حاصل ہوں ۔ وہ ملک و صنعتی اور
میں دوسرے ممالک کی قیادت کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہر ملک اپنی بساط کے
شرکت کے کاروبار کی حوصلہ افزائی کرتا ہے

حدیث شریف سے اس حقیقت کی نشاندہی ہوتی ہے کہ شرکت کے کاروبار میں
فوائد زیادہ ہوتے ہیں ۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں شرکاء کا
ہوں جب تک ایک دوسرے سے خیانت نہ کریں لیکن جب وہ ایک دوسرے سے
کرتے ہیں تو میں ان کے درمیان سے اٹھ جاتا ہوں (۱)

شریعت نے شرکت میں زیادہ سے زیادہ اعتبار باہمی اعتماد اور دیانت داری پر رکھا
لئے شریعت نے شرکاء کے تصرفات کے لئے دائرہ اختیار اور ان کے حقوق متعین
۔ تاکہ کسی ایک کے تجاوز سے دوسرے کے اعتماد کا تقدس مجروح نہ ہو کوئی
نہ ہو ۔ ہر ایک دوسرے کے حقوق کی ایسی پاسداری کرے ۔ جیسا کہ یہ اپنے
تحفظ کے لئے ضروری سمجھتا ہے

شرکت کا دائرہ کار

شرکت کے ان فوائد اور مستحسن ثمرات کے باوجود زندگی میں کچھ مواقع ایسے
جاتے ہیں جن میں شرکت مذمومہ سمجھی جاتی ہے ۔
شراکت کا دائرہ کار وہاں ہے جہاں پر اس سے انسانی زندگی کا سکون اور چین متاثر
جس جگہ شرکت سے نظام امن باقی نہ رہتا ہو ۔
فتنہ و فساد برپا ہونے کا اندیشہ ہو ۔
تو وہاں شرکت کی حوصلہ شکنی کی جائے گی چنانچہ خانگی معاملات میں اس کے فوائد

(۱) سنن ابی داؤد ، ج ۲ /۱۲۳

اس میں شرکت مذموم ہے یعنی ایک گھرانے میں بسنے والوں کے لئے یہ ضروری
کہ ان کی آمدن اور خرچ کا نظام مشترک ہو ۔ شریعت ان معاملات میں ہر ایک کو
الگ کی ترغیب دیتی ہے اس لئے عورت کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ خاوند کے
اس گھر میں رہے ۔ جس میں خاوند کے والدین رہتے ہوں ۔

"حقوق الزوجین"

کے دائرہ میں رہتے ہوئے عورت کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ خاوند سے مستقل مکان کا
مطالبہ کرے ۔ جہاں پر کسی دوسرے کا دخل نہ ہو قرآن کریم سے بھی یہ ظاہر ہے کہ گھر
کے جملہ افراد کے لئے ایک کمرے میں مشترکہ طور پر رہنا مناسب نہیں ۔ چاہیئے کہ ہر
ایک کا کمرہ اور جائے خلوت علیحدہ ہو ۔ جس میں محرم کو بھی خواہ مرد ہو یا عورت داخلہ
کے لئے اجازت لینا پڑے ۔ چنانچہ ارشاد فرمایا ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ (الآیۃ) (۲)

آیت مذکورہ کی رو سے محارم و اقارب یہاں تک کہ سمجھدار نابالغ بچوں اور مملوکہ لونڈیوں
کو بھی "استیذان" کا پابند بنایا گیا ہے کہ ان تین اوقات خلوت میں ان میں سے کوئی کسی
کی خلوت گاہ میں بغیر اجازت کے نہ جائے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ گھریلو معاملات
میں شرکت مستحسن نہیں ۔

رسول کریم ﷺ نے خود ازواج مطہرات کو الگ الگ کمرہ عنایت فرما کر مستقل طور
پر ایک بیوی کے اخراجات کا انتظام فرمایا ۔ (۳)
ایسا ہی حضرت علیؓ سے حضرت فاطمہؓ کے نکاح کے وقت الگ مکان کا مطالبہ کرنا اس کی
بڑی دلیل ہے ۔ (۴)
کہ خانگی معاملات میں شرکت مذموم ہے ایسے امور میں انفرادیت اور وحدت بہتر ہے
تاکہ ہر ایک اپنی زندگی سے حسب منشاء استفادہ کر سکے ۔

(۱) الفتاویٰ العالمگیریۃ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ ، ۱۳۹۸ھ ۔ ج (۵۵۶)
(۲) النور ، ۵۸
(۳) ابن قیم الجوزیہ ، زاد المعاد فی ھدی خیر العباد ، مکتبہ المنار الاسلامیہ الکویت ۱۴۰۶ھ /ج : ۱/۱۵۱
(۴) الاصابہ فی تمییز الصحابہ ۴/۳۷۷

اخبار الجامعہ

[illegible]

○ [illegible] ستمبر:۔ جامعہ فاروقیہ کراچی کے استاذ حدیث استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب مدظلہم العالی جامعہ میں تشریف لائے۔ ان کے ہمراہ حضرت مولانا مغفور اللہ صاحب، حضرت مولانا عبدالحلیم دیروی صاحب استاذ حدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور حضرت کے صاحبزادے مولانا عطاء اللہ صاحب مدرس جامعہ فاروقیہ بھی تھے۔ حضرت مولانا نے جامعہ کے نظام تعلیم و تربیت اور طلباء کی حالت پر اطمینان اور خوشی کا اظہار فرمایا۔ اس موقع پر مولانا مغفور اللہ صاحب اور مولانا عبدالحلیم صاحب نے طلباء سے خطاب فرمایا۔ اور حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب دامت برکاتہم نے جامعہ اور طلباء کے حق میں دعا فرمائی۔

○ ۲۴ ستمبر:۔ تبلیغی مرکز زکریا مسجد راولپنڈی کے حضرت مولانا محمد خلیل صاحب مدظلہم العالی اپنے احباب کے ہمراہ بعد از مغرب تشریف لائے۔ حضرت نے طلباء سے مختصر خطاب فرمایا۔ اور اساتذہ کرام کے ساتھ تعلیم و تربیت کے سلسلے میں مذاکرہ فرمایا اور مفید مشورے دے۔

○ یکم اکتوبر:۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے مقتدر استاذ حضرت مولانا مفتی عبدالسمیع صاحب اور حضرت مولانا عبدالرحمان عباسی صاحب (کلفٹن کراچی) مختصر وقت کے لئے جامعہ تشریف لائے۔ انہیں مدرسے کے نظام تعلیم و تربیت اور نظام امتحانات کے متعلق بتایا گیا۔ جس پر ان حضرات نے نہایت خوشی اور اطمینان کا اظہار فرمایا۔ اور جامعہ کے ترقی کے لئے دعا فرمائی۔

○ جامعہ کی مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس مورخہ 2 نومبر 1996ء بروز ہفتہ بوقت دس بجے صبح زیر صدارت مولانا حکیم لطف الرحمان صاحب جامعہ میں منعقد ہوگا۔ ارکان شوریٰ کے نام خطوط بھیجے جا رہے ہیں۔ شوریٰ کے کسی رکن کو اگر خط نہ ملے۔ تو ان سے درخواست ہے کہ اسی اطلاع کو دعوت سمجھ کر اجلاس میں شرکت فرمائیں۔